بچوں کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات سے روشناس کروانے اور مختصر احادیث کریمہ
یاد کروانے کے لئے مختصر احادیث اور ان کی شرح پر مشتمل مضامین کا مجموعہ بنام

بچوں کے لئے

50

دَرسِ حَدیثِ شریف



پیشکش: مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

بچوں کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات سے روشناس کروانے اور مختصر احادیث کریمہ یاد کروانے کے لئے مختصر احادیث اور ان کی شرح پر مشتمل مضامین کا مجموعہ بنام

بچوں کے لئے

50 درسِ حدیث

مؤلف

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : بچوں کے لئے 50 درسِ حدیث شریف

مؤلف : مولانا محمد جاوید عطاری مدنی

صفحات : 76

اشاعت اوّل : مارچ 2025ء (ویب ایڈیشن)

پیشکش : مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net/magazine/ur

فہرست

(1):دین آسان ہے 6

(2):نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بچّوں پر شفقتیں 7

بچوں کے لئے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعائیں اور گھٹی 7

نیا پھل پہلے بچوں کو دیتے 8

بچوں کے ٹھنڈے برتن میں ہاتھ ڈالتے 8

حسن و حسین سے محبت 9

بچیوں کے لئے حضور رحمت 9

ننھی بچی کو قیمتی ہار پہنا دیا: 10

یتیم بچوں کے ساتھ رحمت عالم کی شفقت 11

شہیدِ جنگِ موتہ حضرت جعفر کے یتیم بچے: 11

شہیدِ جنگِ احد کا یتیم بچہ: 11

یتیم بچیوں کو سونے کی بالیاں پہنائیں: 12

بچوں کی تربیت کا نبوی انداز 12

سلام میں پہل کی تربیت: 12

کھانے کی تربیت: 13

شوقِ علم دیکھ کر مزید سیکھنے کی ترغیب: 13

www.dawateislami.net

بچوں سے محبت و شفقت کا نتیجہ	13
رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا استقبال:	13
عِلمِ دین	15
(3): بچے اور علمِ دین	16
(4): اچھا سوال	17
عبادات و آداب	18
(5): اچھے اچھے کام	19
(6): نیکی کیا ہے؟	20
(7): نماز نور ہے	21
(8): نماز اور بچّے	22
(9): جمعۃ المبارک مسلمانوں کی عید	23
(10): سنّت رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی	24
(11): قراٰن کی زینت	25
(12): آقا کے مہینے میں دُرود کی کثرت کیجئے	26
(13): اذان کی فضیلت و اہمیت	28
(14): بہترین کون؟	29

www.dawateislami.net

(15):بہترین جگہیں 30
(16):بچّے اور احترام رمضان 31
احترامِ رمضان کی برکت: 31
(17):جنتی جانور 33
(18):شبِ براءت 34
(19):فرشتوں کی عید 35
(20):بہترین لوگ 36
(21):آبِ زَم زَم 37
آبِ زَم زَم کی برکت سے زندگی مل گئی: 37
(22):مصافحہ کی سنّت 39
(23):مسواک کے فوائد وبرکات 40
(24):پانی پینے کے آداب 41
(25):سب سے پہلے چھینک کس کو آئی؟ 42
دانتوں کی حفاظت: 42
(26):پیدل کی سواری 43
(27):واش روم کی احتیاطیں 45

www.dawateislami.net

شان و عظمتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	47
(28): اپنے رب کو دیکھا	48
(29): پیارے نبی کی محبت	50
(30): محبت رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تقاضے	52
(31): آخری نبی اور آخری امت	54
فضائل و آداب	55
(32): شانِ صحابہ	56
(33): اللہ کے پیارے	58
(34): عالِم کی شان	59
(35): والدہ کے ساتھ حسنِ سلوک کیجئے	60
(36): جنّت کا دروازہ	61
(37): بڑوں کی عزت کیجیے	62
(38): مہمان کی عزت کرو	63
اچھی عادات اور بری عادات	64
(39): نرمی اپنایئے، اللہ کے پیارے بن جایئے	65
(40): صبر و شکر	66

www.dawateislami.net

(41):جلدی مت کیجئے 67
(42):بدشگونی کچھ نہیں 68
(43):لڑائی جھگڑا 69
(44):جھوٹ بولنے سے بچئے 70
(45):چُغلی 71
(46):غیبت نہ کرو 72
(47):جنت کی گارنٹی 73
(48):گالی دینا گناہ ہے 74
(49):حسد 75
(50):جھگڑالو 76

www.dawateislami.net

(1): دین آسان ہے

آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ یعنی دین آسان ہے۔(بخاری، 1/26، حدیث:39)یعنی دین پر عمل کرنا انتہائی آسان ہے۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے دینِ اسلام کے تمام احکامات ہماری طبیعتوں کے موافق اور انتہائی آسان ہیں، یہ آسانی مرد، عورت، بوڑھے اور بچوں سب کے لئے ہے جیسے نماز پڑھنا، جس طرح ہم اسکول، کوچنگ وغیرہ پابندی سے جاتے ہیں اور بروقت پہنچتے ہیں اسی طرح ہم تھوڑی سی کوشش سے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرسکتے ہیں۔

دینِ اسلام کا ایک حکم صدقہ وخیرات اور زکوٰۃ دینا بھی ہے کہ جو مال اللہ پاک نے ہمیں دیا ہے اسی میں سے اللہ کی راہ میں کچھ دینا، چھوٹے نابالغ بچّے اپنے پیسوں سے نہیں بلکہ اپنے امی ابو سے لے کر راہِ خدا میں دینے کی عادت بنائیں۔

ابھی ماہِ رمضان جاری ہے، اس میں مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم ہے، اگرچہ چھوٹے بچّوں پر روزہ فرض نہیں لیکن ان کو بھی چاہئے کہ ابھی سے عادت بنانے کے لئے کبھی کبھی روزہ رکھیں۔ چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کا ادب واحترام کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا، والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا وغیرہ تمام باتیں ہمارے دین اسلام کے احکامات ہیں جو کہ انتہائی آسان ہیں۔

اچھے بچو! ہمارے دین میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں ہے کہ جس پر عمل کرنا ناممکن ہو، اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(2): نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بچّوں پر شفقتیں

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دریائے رحمت سے بڑوں کے ساتھ ساتھ بچوں نے بھی بہت فیض لیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچوں پر بہت شفقت فرماتے، انہیں اپنے پاس بلاتے، گود میں اٹھاتے، سر پر ہاتھ پھیرتے، دعائیں دیتے، دینی، دنیوی اور اخلاقی تربیت فرماتے، سواری پر ساتھ سوار فرماتے اور والدین کو بھی بچوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، اچھی تربیت کرنے اور ان کی آخرت سنوارنے کی تعلیمات دیتے۔ بچوں کی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہ میں کیا حیثیت ہے اس کا اندازہ اس مبارک فرمان سے لگائیے کہ ”مسلمانوں کے بچے جنت کی چڑیاں ہیں۔“ (مسلم، ص1086، حدیث: 6701) حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے زیادہ بچّوں پر مہربان تھے۔ (مسلم، ص974، حدیث:6026)

آیئے ذیل میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بچّوں سے محبت و شفقت کی چند روایات و واقعات ملاحظہ کرتے ہیں:

بچوں کے لئے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعائیں اور گھٹی

صحابۂ کرام کا معمول تھا کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اسے حضور کی بارگاہ میں لاتے اور پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے برکت پانے کی تمنا کرتے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچے کے ساتھ شفقت و محبت فرماتے اور گھٹی دیتے جیسا کہ

جب مدینہ طیبہ میں حضرت بی بی اسماء بنتِ ابو بکر رضی اللہُ عنہما کے گھر بیٹا پیدا ہوا تو مسلمانوں نے خوب خوشی منائی۔ جب انہیں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لایا گیا

اور آپ علیہ السّلام کی گود میں دیا گیا، کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گھٹی دی، برکت کی دعا فرمائی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ (شرح زرقانی، 2/356 ملتقطاً) یہی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہ جوان ہو کر عظیم مجاہد و سپہ سالار بنے۔

حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب میرا چھوٹا بھائی پیدا ہوا تو میں اسے حضور کی بارگاہ میں لایا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہایت شفقت و محبت سے اپنی گود میں لیا، پھر کھجور منگوائی، اپنے مبارک منہ میں چبا کر نرم کیا، جب خوب نرم ہو گئی تو میرے ننھے بھائی کے منہ میں رکھ دی۔ وہ اسے چوسنے لگا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: انصار کی کھجور سے محبت دیکھو! آپ نے اس کے چہرے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ (دیکھئے: معجم کبیر، للطبرانی، 25/118، حدیث: 288)

(نوٹ: حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کن کن بچوں کے نام رکھے اس کی تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" پڑھئے۔)

نیا پھل پہلے بچوں کو دیتے

جب موسم کا نیا پھل نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدس بارگاہ میں پیش کیا جاتا تو آپ علیہ السّلام پھل کو ہونٹوں اور آنکھوں سے لگاتے، برکت کی دعا فرماتے، پھر وہاں موجود چھوٹے بچوں کو وہ پھل عطا فرما دیتے۔ (دعوات الکبیر، 2/112، حدیث: 512)

بچوں کے ٹھنڈے برتن میں ہاتھ ڈالتے

فجر کی نماز کے بعد بچے اور بچیاں حضور کی خدمت میں پانی کے برتن لاتے۔ آپ ان میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالتے تاکہ بچوں اور ان کے گھر والوں کو برکت حاصل

ہو۔ سردیوں میں بھی ٹھنڈے پانی کی پرواہ کئے بغیر اپنے نرم و نازک مبارک ہاتھ پانی میں ڈبو دیتے۔(دیکھئے: مسلم، ص977، حدیث:6042)

حسن و حسین سے محبت

ایک بار حضور اپنے ننھے نواسے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہوئے منہ چوم رہے تھے۔ وہاں موجود ایک شخص نے حیران ہو کر کہا: میرے دس بیٹے ہیں مگر میں نے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اللہ پاک بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔(بخاری، 4/100، حدیث:5997)

ایک بار امام حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وہاں سے گزر ہوا، آپ نے امام حسین کو پکڑنا چاہا تو وہ کھیل کے طور پر اِدھر اُدھر بھاگنے لگے، حضور علیہ السّلام دیکھ کر برابر مسکراتے رہے بالآخر امام حسین کو پکڑ لیا۔ ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا ان کے سر پر رکھ کر ان کا بوسہ لیا۔ اور فرمایا: حُسَیْنٌ مِنِّی وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا یعنی حسین مجھ سے اور میں حسین ہوں اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے۔

(دیکھئے: ابن ماجہ، 1/96، حدیث:144)

بچیوں کے لئے حضور رحمت

زمانہ جاہلیت میں بہت سے لوگ ایسے تھے جو بیٹی کی ولادت پر غصے سے لال پیلے ہو جاتے، بہت سوں نے تو زندہ بچیوں کو دفن کر دیا۔ ایک شخص نے حضور کو اپنا زمانۂ جاہلیت کا واقعہ سنایا کہ میرے ہاں لڑکی کی ولادت ہوئی۔ جب وہ کچھ بڑی ہوئی تو میں

اسے بلاتا تو خوشی خوشی میرے پاس آتی (میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو) میں نے باہر لے جانے کے لئے اسے بلایا تو میرے ساتھ آ گئی۔ گھر سے دور ایک کنویں میں دھکا دے کر اسے گرا دیا وہ مجھے ابا جان ابا جان کہتی رہی۔ یہ سن کر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یہی واقعہ ایک بار پھر سنا تو اتنا روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ (دیکھئے: مسند دارمی، 1/14، حدیث: 2)

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف بچیوں کے قتل سے منع فرمایا بلکہ ان کی پرورش و تربیت پر جنت کی بشارت دی فرمانِ بخشش نشان ہے: جس پر بچیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا (یعنی ان پر خرچ کیا، اچھی تعلیم و تربیت دی اور ان کے معاملے میں تمام دشواریوں پر صبر کیا) تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کی دیوار بن جائیں گی۔ (مسلم، ص1084، حدیث: 6693)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیٹیوں کو بیٹوں کے برابر مقام و مرتبہ اور عزت دلوائی۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس کے گھر میں لڑکی ہو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے اور نہ اس کی توہین کرے اور نہ ہی بیٹوں کو اس پر ترجیح دے۔ تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (ابو داؤد، 4/435، حدیث: 5146)

پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ صرف زبانی ہی نہ فرمایا بلکہ اس پر عمل بھی کر کے دکھایا:

ننھی بچی کو قیمتی ہار پہنا دیا:

حضور اپنی ننھی نواسی حضرت اُمامہ رضی اللہُ عنہا سے بے حد پیار فرماتے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہی ان کی پرورش فرمائی۔ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں ہدیہ پیش کیا گیا جس

میں ایک قیمتی ہار بھی تھا آپ علیہ السّلام نے فرمایا: یہ میں اسے دوں گا جو مجھے بہت پیارا ہے۔ پھر آپ نے حضرت اُمامہ رضی اللہُ عنہا کے گلے میں پہنا دیا۔

(مسند احمد، 41/232، حدیث:24704)

یتیم بچوں کے ساتھ رحمت عالم کی شفقت

یتیم بچوں پر بھی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصی شفقت ہوتی تھی آپ نے یتیموں اور بے سہاروں کو سہارا دینے کی بھی تعلیم فرمائی: فرمانِ مصطفےٰ پڑھئے: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ایک ساتھ ہوں گے جیسے دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔ (دیکھئے: بخاری، 3/397، حدیث:5304)

شہیدِ جنگِ موتہ حضرت جعفر کے یتیم بچے:

جب حضرت جعفر طیار رضی اللہُ عنہ جنگِ موتہ میں شہید ہوئے تو حضور ان کے گھر تشریف لے گئے بچوں کو پاس بلا کر سر پر ہاتھ پھیرا، پیار کیا اور حضرت جعفر کی جدائی کے غم میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے یہاں تک کہ آپ کی مبارک داڑھی بھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ حضرت جعفر رضی اللہُ عنہ کے بیٹے عبد اللہ جو اس وقت بچے تھے کہتے ہیں: رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں اپنے گھر لے گئے اور اپنے ساتھ کھانا کھلایا، تین دن تک ہم اس بہترین گھر میں رہے۔ (دیکھئے: طبقات الکبری متمم الصحابہ، 2/8)

شہیدِ جنگِ احد کا یتیم بچہ:

غزوہ اُحد میں حضرت عَقرَبہ رضی اللہُ عنہ جب شہید ہو گئے۔ ان کے بیٹے بشیر بن عقربہ رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں: میں رو رہا تھا۔ کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس سے گزرے تو

آپ کی نگاہِ کرم مجھ پر پڑی تو فرمایا: یَا حبیبُ مَا یُبکیکَ اے پیارے کیوں روتے ہو؟ یتیموں کے والی، بے سہاروں کے سہارا، مددگار آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ میں تمہارا باپ اور عائشہ تمہاری ماں ہو جائے؟ (یعنی ہم دونوں تمہیں ماں باپ کا پیار دیں، محبت و شفقت سے پرورش کریں) فرماتے ہیں: میں نے عرض کی کیوں نہیں اور یہ سن کر میرے اداس اور غمزدہ دل کو سکون و قرار آ گیا۔ (دیکھئے: تاریخ دمشق، 10/300)

یتیم بچیوں کو سونے کی بالیاں پہنائیں:

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی یتیم بچیوں کی شفقت و محبت سے پرورش فرمائی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان بچیوں کو سونے کی خوبصورت بالیاں پہنائیں جن میں قیمتی موتی لگے ہوئے تھے۔ (دیکھئے: طبقات ابن سعد، 8/349)

بچوں کی تربیت کا نبوی انداز

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچوں کی تربیت کا بھی خاص اہتمام فرماتے چنانچہ

سلام میں پہل کی تربیت:

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچوں کی تربیت کے لئے بچوں کو سلام کرنے میں پہل کیا کرتے۔ (دیکھئے: بخاری، 4/170، حدیث: 6247) اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم اپنے گھر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کیا کرو یہ تمہارے اور گھر والوں کے لئے باعثِ برکت ہو گا۔

(ترمذی، 4/320، حدیث: 2707)

کھانے کی تربیت:

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں بچہ تھا حضور کی پرورش میں تھا۔ ایک دن دستر خوان پر اپنے آگے سے کھانے کے بجائے پورے برتن میں میرا ہاتھ گھوم رہا تھا۔ تو نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (دیکھئے: بخاری، 521، حدیث: 5376)

شوقِ علم دیکھ کر مزید سیکھنے کی ترغیب:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے چھوٹی عمر میں قراٰنِ کریم کی 17 سورتیں پڑھ لی تھیں۔ حضور نے ان کا شوقِ علم دیکھ کر عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ تو انہوں نے 15 دن میں وہ سیکھ لی۔ پھر حضور نے سریانی زبانی سیکھنے کا حکم دیا تو وہ بھی 17 دن میں سیکھ لی۔ پھر حضور ان زبانوں کے خطوط آپ رضی اللہ عنہ سے پڑھوایا اور لکھوایا کرتے۔

(دیکھئے: تاریخ ابن عساکر، 19/302، 303)

بچوں سے محبت و شفقت کا نتیجہ

یہ فطری بات ہے کہ انسان جس کے ساتھ جیسا رویہ اختیار کرتا ہے اس کے ساتھ بھی ویسا ہی انداز اختیار کیا جاتا ہے۔ جو بچوں سے پیار کرتا ہے تو بچے بھی اس سے پیار کرتے ہیں۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا استقبال:

جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفر سے واپس تشریف لاتے تو شوق و محبت میں بچے بھی استقبال کے لئے پہنچ جاتے۔ حضور ان میں سے کسی کو سواری کے آگے اور کسی کو

پیچھے بیٹھا لیتے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور سفر سے واپس تشریف لائے تو استقبال کرنے والوں میں، میں بھی شامل تھا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے سواری پر آگے سوار کر لیا اور حضرت حسن، و حُسین میں سے ایک شہزادے آئے تو انہیں پیچھے بیٹھا لیا۔ یوں ہم تینوں ایک سواری پر مدینہ شریف میں داخل ہوئے۔ (دیکھئے: مسلم، ص1014، حدیث:6268)

حضور مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو جب بنو نجار کے محلے میں پہنچے تو چھوٹی بچیاں خوشی اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے قصیدہ پڑھنے لگیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ
یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

یعنی ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں اور حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے کتنے ہی اچھے ہمسائے ہیں۔

آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ، 2/439، حدیث:1899) اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں رسولُ اللہ کی سیرت پڑھ کر اسی طرح اپنے بچوں کی تربیت کرنے اور انہیں اچھا انسان بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم


علمِ دین

(3): بچے اور علمِ دین

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِم یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(ابن ماجہ، 1/146، حدیث:224)

پیارے بچّو! یہاں علم سے مراد علمِ دین ہے۔ علم نور ہے، علم ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے، علم کے ذریعے انسان دین و دنیا میں ترقی کرتا ہے۔ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: علم حاصل کرنا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (مسند الامام الشافعی، ص249)

تو بچّوں کو بھی چاہئے کہ وہ دینی معلومات حاصل کرتے رہیں، کیونکہ بعض بچّوں کو وضو صحیح سے نہیں کرنا آتا، اسی طرح نماز میں بھی غلطیاں کرتے ہیں، نماز میں ہاتھ کس طرح اُٹھانے ہیں؟ ہاتھ کہاں باندھنے ہیں؟ نظریں کہاں رکھنی ہیں؟ والدین، استاد اور اپنے بڑے بھائی بہنوں کا ادب و احترام کیسے کرنا ہے؟ وغیرہ وغیرہ

اچّھے بچّو! یہ سب علم کی باتیں ہیں جو ہمیں بھی سیکھنی چاہئیں، وضو، نماز اور دیگر معاملات کے متعلق اپنے امّی ابّو، اور ٹیچر (اگر یہ شرعی مسائل اچھی طرح جانتے ہوں، ان) سے معلومات لیتے رہیں تو اِن شآءَ اللہ ہمیں بہت سارا علمِ دین حاصل ہو سکتا ہے یوں ہم بھی علم کی برکات پانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں علمِ دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(4): اچھا سوال

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

"حُسْنُ السُّوَالِ نِصْفُ العِلْم" یعنی اچھا سوال کرنا آدھا علم ہے۔

(معجم الاوسط، 5/108، حدیث:6744)

پیارے بچّو! اچّھے سوال کے ذریعے ہم تھوڑے وقت میں زیادہ اور اچھی معلومات حاصل کرسکتے ہیں، سُوال کو علم کی چابی کہا گیا ہے، جو اس چابی (Key) کا اچھا استعمال کرے گا اس کے لئے علم کا لاک کھل جائے گا اور وہ علم کے دروازے سے داخل ہو کر بہت سارا علم حاصل کرلے گا۔ جو زیادہ سوال کرتا ہے وہ زیادہ علم حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

بعض بچّے سُوال کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں، کلاس میں بھی اسی شرم کی وجہ سے اپنے ٹیچر سے سُوال نہیں کرتے اور یوں اپنا سبق بھی صحیح سے نہیں سمجھتے، اس کا نقصان انہیں تب سمجھ میں آتا ہے جب دوسرے دن ٹیچر وہی سبق سنتے ہیں۔

اچّھے بچّو! اپنے ابو، چاچو، دادا، ٹیچر یا مسجد کے امام صاحب سے وُضو، نماز اور دیگر دینی اور دنیاوی معلومات حاصل کرنے کے لئے ادب کے ساتھ اچّھے اچّھے سُوال ضرور کیجئے۔ یاد رہے کہ سوال اچھے ہوں، الٹے سیدھے اور بلا وجہ کے سوالات کرکے اپنے ٹیچر، ابو، دادا وغیرہ کو پریشان کرنا بُری بات ہے۔

اللہ پاک ہمیں اچّھے اچّھے سوال کرکے اچّھی اچّھی معلومات حاصل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عبادات و آداب

(5): اچھے اچھے کام

اللہ پاک کے آخری نبی مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

اَلدِّیْنُ النَّصِیحَۃُ یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے۔(مسلم، ص51، حدیث:196)

پیارے بچّو! ہمارا پیارا دین ہمیں اچّھے کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور بُرے کاموں سے منع کرتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا، بھلائی چاہنا، لوگوں کے لئے اچّھے اچّھے کام کرنا، بڑوں کا احترام کرنا ہمارے اسلام کا درس ہے۔

سمجھ دار بچّے بھی اپنے بہن بھائیوں، دوستوں اور اپنے ساتھ رہنے والوں سے خیر خواہی کر سکتے ہیں مثلاً کسی نابینا، معذور یا بوڑھے شخص کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کروا دینا ،راستے سے تکلیف دہ چیز (کنکر، کانٹا، کیلے کا چھلکا وغیرہ) ہٹا دینا، اسی طرح جس بچّے کو سبق یاد نہ ہوتا ہو اس کی مدد کر دینا بھی خیر خواہی ہے۔

اچّھے بچّو! جب کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو اپنی طاقت کے مطابق اس کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔

حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک کی خاطر مخلوق کی خیر خواہی کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اللہ پاک سے ملاقات کے وقت تمہارے پاس اس سے افضل عمل ہر گز نہ ہو گا۔(حلیۃ الاولیاء، 7/345، رقم:10790)

اللہ پاک ہمیں لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے اور اچھے اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(6): نیکی کیا ہے؟

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ یعنی ہر نیکی صدقہ ہے۔(بخاری،4/105،حدیث:6021)

آپ نے لفظِ "نیکی" سنا ہو گا، آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ نیکی کسے کہتے ہیں، نیکی کیا ہوتی ہے۔ نیکی کو عربی زبان میں معروف کہتے ہیں۔ شرح طیبی میں ہے: ہر وہ عمل نیکی ہے جس سے اللہ پاک کی فرماں برداری اور قرب حاصل ہو۔ یعنی نیکی ایسا اچھا عمل ہے کہ جب لوگ اسے دیکھیں تو اس کے نیکی ہونے کا انکار نہ کریں۔ مثلاً لوگوں سے اچھا سلوک کرنا اور خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا وغیرہ۔(شرح طیبی،4/117، تحت الحدیث: 1893)یعنی ہر اچھے کام کا ثواب مال صدقہ کرنے والے کے ثواب کی طرح ہے۔

(الدیباج للسیوطی،ج3،ص77، تحت الحدیث:1005)

پیارے بچو! اس تفصیل کے مطابق نیکی کا معنی و مفہوم بہت وسیع ہے لہٰذا ہم کوشش کریں تو بہت سارے نیکی کے کام کرکے ہم صدقے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ بہت ساری آسان نیکیاں کر کے ہم اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کو چند ایسے اچھے کام بتاتے ہیں جن پر عمل کر کے آپ صدقے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً جب کسی سے ملیں تو مسکرا کر اچھے انداز میں ملاقات کیجئے، یوں ہی کمزور اور بوڑھے افراد کی مدد کرنا، کسی نابینا کو راستہ بتانا یا روڈ پار کروانا، گھر کے کام کاج میں اپنی امی آپی وغیرہ کا ہاتھ بٹانا، اپنے امی ابو کی خدمت کرنا، ان کے ہاتھ پاؤں دبانا، اس طرح کے جتنے بھی اچھے اچھے کام ہیں وہ سب نیکی ہی کے کام ہیں اور سب بچوں کو کرنے چاہئیں۔ اللہ پاک ہمیں نیکی کے کام کرتے رہنے اور گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(7): نماز نور ہے

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

اَلصَّلَاۃُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ یعنی نماز مؤمن کا نور ہے۔(ابن ماجہ،4/473،حدیث:4210)

نماز قبر اور قیامت کے اندھیرے میں نور یعنی روشنی ہو گی۔ جیسے اندھیرے میں روشنی درست راستے کی راہنمائی کرتی ہے ایسے ہی نماز سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی اور برائی سے بچاتی ہے۔(مرقاۃ،2/8،تحت الحدیث:281)

نماز دین کا ستون ہے، نماز مسلمانوں کی ایک اہم عبادت ہے، نماز تمام مخلوقات کی عبادات کا مجموعہ ہے، مسلمانوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں، اس فرض کی ادائیگی میں بہت ساری برکتیں اور رحمتیں بھی ہیں، نماز پڑھنے والے کو نمازی کہتے ہیں۔

نماز پڑھنے والے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے، نماز سے پریشانیاں دور ہوتی ہیں، نمازی اللہ پاک کی رحمت میں ہوتا ہے، نمازی کے چہرے پر تازگی ہوتی ہے، نماز اللہ کے عذاب سے بچاتی اور جنت میں لے جانے کا سبب بنتی ہے۔

اچھے بچو! رمضان کا مبارک مہینا جاری ہے، اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے تو آپ کو بھی چاہئے کہ اس مبارک مہینے میں روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ نمازوں کی بھی پابندی کرتے رہیں اور اس مہینے کے بعد بھی نماز کا معمول بنائیں، کیسے بھی حالات ہوں، آپ کسی بھی کام میں مصروف ہوں جب نماز کا وقت آجائے تو نماز کی تیاری شروع کر دیں۔ اللہ پاک ہمیں نمازوں کی پابندی کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(8): نماز اور بچّے

ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

مُرُوْا اَولادَکُم بِالصَّلَاۃِ

یعنی اپنے بچّوں کو نماز کا حکم دو۔(ابوداؤد، 1/208، حدیث:495)

پیارے بچّو! نماز دینِ اسلام کا ایک اہم بنیادی رُکن (یعنی ضروری حصہ) ہے۔ دن رات میں مسلمان پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ نماز ہمارے پیارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز پڑھنے سے دلی سکون ملتا ہے، نماز جنّت کی چابی ہے، نماز دوزخ سے نجات دلاتی ہے، نماز اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راضی کرنے کا سبب بنتی ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نمازِ فجر ادا کرنے کے لئے مسجد میں نہیں آیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر اسے بلوایا تو اس نے حاضر ہو کر عرض کی: میں بیمار تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم کسی اور کے (یعنی میرے) پاس آسکتے ہو تو نماز کے لئے بھی نکلا کرو۔(مصنف ابن ابی شیبہ، 1/379، حدیث:1، فیضان نماز، ص223 ملخصًا)

اچھے بچّو! جب نماز کا وقت آجائے تو ہوم ورک، بچّوں کے ساتھ مل کر باتیں کرنا، کھیل کود اور دیگر کام کاج روک کر نماز پڑھنی چاہئے۔ تھوڑی سی کوشش کرنے سے ہم بآسانی نمازوں کی پابندی کر سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں پانچ وقت کی نماز پڑھتے رہنے اور دین کے دیگر احکامات پر بھی عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(9): جمعۃ المبارک مسلمانوں کی عید

ہمارے پیارے نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نمازِ جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی سے خطبہ سنا تو اُس شخص کے اِس جمعہ سے لے کر آنے والے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم، ص332، حدیث:1988)

عربی زبان میں اس دن (یعنی جمعہ) کا نام عَرُوبہ تھا بعد میں جُمُعَہ رکھا گیا، جمعہ کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن نماز کے لئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے (یعنی بہت سارے لوگ نمازِ جمعہ کے لئے جمع ہوتے ہیں)۔ (صراط الجنان، 10/152 ملتقطاً)

اسلام میں جمعۃُ المبارک کو بہت اہمیت حاصل ہے، جمعہ مساکین کا حج ہے، دنوں کا سردار ہے، یہ بخشش کا دن ہے کہ اس دن بہت ساروں کی بخشش کی جاتی ہے، اس دن نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، اس دن کئی فرشتے زمین پر تشریف لاتے ہیں، اس دن ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرشتے کے واسطے کے بغیر ہمارا درودِ پاک خود اپنے کانوں سے سنتے ہیں، قراٰنِ پاک میں ایک پوری سورت ہی "جمعہ" کے نام سے ہے اور اس دن کو مسلمانوں کی عید بھی کہا گیا ہے۔

پیارے بچّو! آپ کو بھی چاہئے کہ جمعہ کے دن نہا دھو کر، صاف ستھرے کپڑے پہن کر ہو سکے تو خوشبو لگا کر اپنے ابو، بھائی یا گھر کے کسی بڑے فرد کے ساتھ مل کر مسجد جائیں، توجہ سے امام صاحب کا بیان سنیں اور نمازِ جمعہ ادا کریں۔

اللہ پاک ہمیں جمعہ کی اہمیت کو سمجھنے اور اس دن خوب نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(10): سنّت رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَطَاعَنِی دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (بخاری، 4/499، حدیث: 7280)

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طریقے پر چلنا ہی آپ کی اطاعت ہے اور اس کو سنّت بھی کہتے ہیں۔

پیارے بچّو! اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سنتوں پر عمل کرنا بڑا نیکی کا کام ہے، پیارے صحابۂ کرام کی ہمیشہ کوشش ہوتی کہ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کرتے رہیں جیسا کہ بہت ہی پیارے صحابی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے، ایک دن آپ کی بیوی نے کہا آپ یہ عادت چھوڑ دیجئے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جب بھی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سنا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکراتے تھے۔ (یعنی میں بھی اسی سنّت پر عمل کی نیت سے بات کرتے ہوئے مسکراتا ہوں)۔ (مسند احمد، 8/171، حدیث: 21791)

آیئے ہم بھی چند سنّتوں کے بارے میں جانتے ہیں:

کوئی بھی چیز لینے، دینے، کھانے پینے کے لئے سیدھا ہاتھ استعمال کرنا، کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، مسواک کرنا، سلام میں پہل کرنا، کھانے میں عیب نہ نکالنا، زلفیں رکھنا، سفید لباس پہننا، عمامہ پہننا، بیچ سے مانگ نکالنا، تیل استعمال کرنا وغیرہ۔

اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے اور جنت میں رسولُ اللہ کا ساتھ پانے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمین

(11): قراٰن کی زینت

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ یعنی قراٰنِ پاک کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔(ابن ماجہ، 2/131، حدیث:1342)

یعنی خوش الحانی (اچھی آواز) اور بہترین لہجے غمگین آواز سے تلاوت کرو اور ہر حرف کو اس کے مخرج سے صحیح ادا کرو مگر گا کر (یعنی گانے وغیرہ کے انداز میں) تلاوت کرنا جس سے مَد شَد میں فرق آجائے (یہ) حرام ہے۔(مراٰۃ المناجیح، 3/270)

پیارے بچو! قراٰنِ کریم اللہ پاک کا کلام ہے جو ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہوا، قراٰنِ پاک میں لوگوں کے لئے ہدایت ہے، اس کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور اللہ و رسول کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

جس کتاب کی اتنی اہمیت و فضیلت ہے اسے اچھے سے اچھے انداز میں پڑھنا چاہئے اور اس کے لئے کوشش بھی کرتے رہنا چاہئے۔

اگر آپ درست تلفظ اور اچھی آواز کے ساتھ قراٰنِ کریم پڑھنا چاہتے ہیں تو اپنے قریبی مدرسۃ المدینہ میں داخلہ لیجئے اور اچھے انداز میں قراٰن پڑھنا سیکھئے اور حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے خوش الحانی (یعنی اچھے لہجے) سے تلاوتِ قراٰنِ کریم کرنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ کریم کو اچھے انداز میں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(12): آقا کے مہینے میں دُرود کی کثرت کیجئے

ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُاللّٰه“ یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رَمضان اللہ کا مہینا ہے۔

(جامع صغیر، ص301، حدیث:4889)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شعبان المعظم کو اِس لئے اپنا مہینا فرمایا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِس مہینے میں نفل روزے رکھا کرتے تھے اور رمضانُ المُبارَک کو اِس لئے اللہ پاک کا مہینا فرمایا کہ اسی نے اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔

(فیض القدیر، 4/213، تحت الحدیث:4889ملتقطاً)

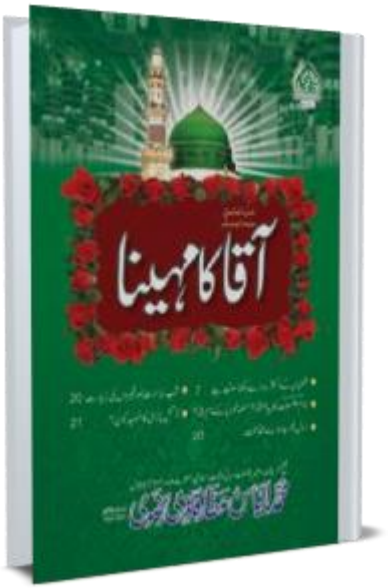
پیارے بچّو! شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے، اس مہینے کو آقا کا مہینا اور درود شریف پڑھنے کا مہینا بھی کہتے ہیں۔ غنیۃُ الطّالبین میں ہے: شعبان المعظم میں حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود بھیجنے کا مہینا ہے۔ (غنیۃ الطّالبین، 1/342)

صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم بھی ماہِ شعبان میں ذکر و اذکار، تلاوتِ قراٰن اور نفل روزوں کی کثرت کرتے تھے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: شعبانُ المعظم کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام تلاوتِ قراٰن میں مصروف ہو جاتے اور اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے۔ (غنیۃ الطالبین، 1/341)

پیارے بچّو! اس مہینے میں ایک بڑی ہی پیاری رات آتی ہے جسے ”شبِ براءت“ کہتے ہیں۔ اللہ کے نیک بندے اس رات میں بھی خُوب اللہ کریم کی عبادت کرتے ہیں

جیسا کہ آج سے تقریباً ساڑھے 11 سو سال پہلے وفات پانے والے بزرگ حضرت محمد بن اسحاق مکی فاکہی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: شبِ براءت میں مکّۂ مکرمہ کے لوگ مسجدِ حرام شریف میں آتے، نماز ادا کرتے، خانہ کعبہ کا طواف کرتے، ساری رات جاگ کر صبح تک عبادت اور تلاوتِ قراٰن میں مصروف رہتے، آبِ زَم زَم پیتے، اس سے غسل کرتے، اپنے مریضوں کے لئے محفوظ کر لیتے اور اِن اعمال کے ذریعے اس رات کی برکتیں سمیٹتے تھے۔ (اخبار مکہ للفاکہی، 3/84 ملتقطاً)

اچھے بچّو! آپ بھی اس رات میں غسل کریں، اچھے صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور اس رات دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت یا محلے کی مسجد میں ہونی والی محفل میں اپنے ابو، بڑے بھائی یا کسی سرپرست کے ساتھ شریک ہوں، جتنا ہو سکے عبادت، تلاوت اور ذکر و دُرود میں یہ رات گزاریں۔ یوں اس مقدّس رات کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم



اللہ پاک سے دعا ہے کہ شبِ براءت میں ہمیں خوب عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(13): اذان کی فضیلت و اہمیت

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا نَادَی الْمُنَادِی فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِیبَ الدُّعَاء یعنی مؤذن جب اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔

(مستدرک للحاکم، 2/243، حدیث: 2048)

مسلمانوں کو نماز میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے بلند آواز سے کہے جانے والے کلمات "اللہ اکبر، اللہ اکبر۔۔۔" کو اذان کہتے ہیں۔ اذان مسلمانوں کی عبادات میں سے ایک عبادت ہے، اللہ پاک کی رضا کے لئے اذان دینے والے اور اس کا جواب دینے والے کو بھی بہت سارا ثوب ملتا ہے۔ اذان کی بہت ساری برکتیں ہیں جیسا کہ اذان سے ڈر اور خوف ختم ہو جاتا ہے، جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے، جہاں اذان ہوتی ہے وہاں رحمت نازل ہوتی ہے۔

پیارے بچّو! جب اذان کی اتنی اہمیت ہے تو اس کے آداب بھی اتنے ہی زیادہ ہیں لہٰذا جب مسجد میں اذان ہو تو آپ کھیل کود، ہوم ورک وغیرہ چھوڑ کر خاموشی سے اذان سنیں اور جیسے جیسے مؤذن صاحب کہہ رہے ہیں وہی الفاظ آپ بھی دوہراتے جائیں، ہر کلمے پر بہت ساری نیکیاں ملیں گی، اللہ پاک راضی ہو گا۔ اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے اس لئے اس وقت دعا مانگیں، بہتر یہی ہے کہ اذان کے بعد والی دعا یاد کر کے وہی دعا مانگیں دیگر دعائیں بھی مانگ سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(14): بہترین کون؟

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور سکھایا۔ (بخاری، 3/410، حدیث: 5027)

پیارے بچّو! قراٰنِ پاک پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا، دیکھنا اور چھونا سب ثواب کے کام ہیں، قراٰنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، قراٰنِ پاک اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرکے اسے جنّت میں لے جائے گا۔

بچّوں کا قراٰنِ پاک سیکھنا، پڑھنا اُمّت کے لئے بھی بہت بڑی خیر و برکت اور بھلائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضرت عبدُاللہ بن عیسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ اُمّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر (یعنی نیکی کے کام کرتی) رہے گی جب تک ان کے بچے قراٰنِ کریم کی تعلیم حاصل کرتے رہیں گے۔ (حسن التنبہ، 10/235)

اچھے بچّو! بچپن میں قراٰن سیکھنا آسان ہوتا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کو راضی کرنے اور ان فضائل کو حاصل کرنے کے لئے قراٰنِ پاک پڑھنا سیکھیں۔ قراٰنِ پاک سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ بھی ہیں جن میں بچوں کو بغیر کسی فیس کے فری میں قراٰنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز گھر بیٹھے قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے فیضان آن لائن اکیڈمی میں بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ کریم سیکھنے اور دُرُست مَخارِج کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(15): بہترین جگہیں

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خَیْرُ الْبِقَاعِ اَلْمَسَاجِدُ یعنی زمین کے بہترین حصّے مسجدیں ہیں۔ (صحیح ابن حبان، 3/64، حدیث:1598)

مسجد کو اللہ پاک کا گھر کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں اللہ کو راضی کرنے والے کام کئے جاتے ہیں جیسا کہ نماز، ذکر، درود شریف اور تلاوت قراٰن وغیرہ۔ مسجد میں اللہ پاک کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، مسلمان یہاں آکر راحت، چین اور سکون محسوس کرتا ہے۔

پیارے بچّو! مسجد بہت برکت وفضیلت والی جگہ ہے اور اس کا ادب کرنا بہت ضروری ہے، آیئے! مسجد کے چند آداب پڑھئے اور عمل کا ارادہ کیجئے: ☆مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے سیدھا پاؤں داخل کریں اور نکلتے وقت پہلے الٹا پاؤں نکالیں ☆داخل ہوتے وقت داخل ہونے کی اور نکلتے وقت نکلنے کی دعا بھی پڑھ لیں ☆مسجد میں بدبودار چیز نہ لے کر جائیں بلکہ ہوسکے تو خود بھی جب جائیں تو اچھے صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر جائیں ☆اگر جوتے آگے لے کر جائیں تو پہلے اچھی طرح سے جھاڑ لیں تاکہ نجاست اور گندگی وغیرہ مسجد میں نہ جائے ☆مسجد میں بھاگنے، ہنسنے اور شور کرنے سے بچیں بلکہ جتنی دیر مسجد میں رہیں نماز کے علاوہ بھی ذکر و درود اور تلاوتِ قراٰنِ کریم میں مشغول رہیں۔

اللہ پاک ہمیں مسجد کا ادب و احترام کرنے اور بے ادبی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(16): بچّے اور احترامِ رمضان

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ“ یعنی جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری، 2/399، حدیث: 3277)

پیارے بچّو! رمضانُ المبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے، اس مہینے کے روزے اللہ پاک نے مسلمانوں پر فرض فرمائے ہیں، اس مہینے میں اللہ پاک کی بہت ساری رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گُنا کر دیا جاتا ہے۔ شیطان قید کر دیا جاتا ہے، جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس مبارک مہینے کے ہر دن میں اللہ پاک بہت سارے گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔

اچّھے بچّو! آپ کو بھی چاہئے کہ اس مہینے کی تعظیم کریں اور پورے رمضانُ الکریم کے روزے رکھیں، اور اگر پورے رمضان شریف کے روزے نہیں رکھ سکتے اور شرعی طور پر آپ کو اجازت بھی ہو تو جتنے روزے رکھ سکتے ہوں اتنے ہی رکھیں۔ یاد رکھیں! اگر کوئی نابالغ بچّہ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اسے چاہئے کہ رمضان المبارک کا ادب و احترام کرتے ہوئے سب کے سامنے کھانے پینے سے بچے۔

احترامِ رمضان کی برکت:

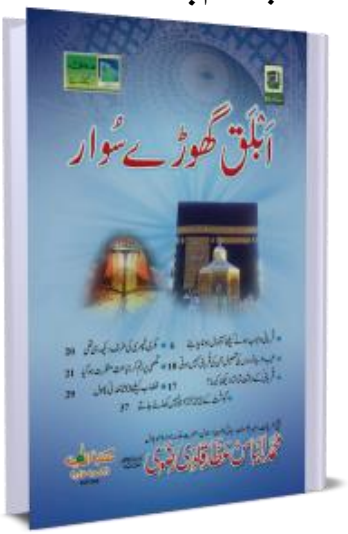
رمضانُ المبارک کے مہینے میں ایک مجوسی (یعنی آگ کی پوجا کرنے والے) نے اپنے بچّے

کو مسلمانوں کے سامنے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو اسے تھپڑ مار دیا اور کہا: رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کے سامنے کھاتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی! اسی ہفتے اس مجوسی کا انتقال ہو گیا، شہر کے عالِم نے خواب میں دیکھا کہ وہ شخص جنّت میں ہے، پوچھا تُو تو مجوسی تھا! پھر جنّت میں کیسے؟ کہا واقعی میں مجوسی تھا لیکن اللہ پاک نے احترامِ رمضان کی برکت سے موت سے پہلے ایمان اور مرنے کے بعد جنّت عطا فرمائی۔

(نزہۃ المجالس، 1/217 ملخصًا)

بعض بچّے اس مقدّس ماہ کی راتوں میں گلیوں میں کرکٹ فٹبال وغیرہ کھیلتے، شور مچاتے ہَلا گُلا کرتے اور ماہِ رمضان کی بے حرمتی کرتے ہیں جس وجہ سے کئی لوگوں کو پریشانی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

پیارے بچّو! اس ماہِ مبارک کا ادب و احترام کیجئے، دن کے وقت سرِعام کھانے پینے سے بچئے، دن ہو یا رات گلیوں میں شور شرابا کرنے سے بچئے، ٹائم پاس کرنے کے لئے فضول کھیلوں میں پڑنے کے بجائے ذکرُ اللہ، درود شریف اور تلاوتِ قراٰن کی کثرت کیجئے، اپنے امّی ابّو کی خدمت اور دیگر نیک کاموں میں اپنا وقت صرف کیجئے۔



اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان کا ادب و احترام کرنے اور اس میں روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(17): جنتی جانور

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَکْرِمُوا الْمَعزَی وَامْسَحُوا رِغَامَهَا عَنْهَا فَاِنَّهَا من دَوَابِّ الْجَنَّةِ یعنی بکری کی عزت کرو اس سے مٹی کو جھاڑو کیونکہ یہ جنتی جانور ہے۔(مجمع الزوائد،4/113،حدیث:6253)

یہاں بکری سے مراد بکری کی پوری جنس (یعنی بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ وغیرہ) ہے۔ بکری کو جنتی جانور کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ جنت سے زمین پر آئی ہے یا بعدِ قیامت جنت میں جائے گی۔(التیسیر بشرح جامع الصغیر،1/203)

پیارے بچو! بکریاں پالنا بہت سارے انبیائے کرام کی سنّت بھی ہے۔ بکری بہت ہی پیارا جانور ہے۔ اللہ کریم نے اس میں ہمارے لئے بہت سے فائدے رکھے ہیں۔ اس کا دودھ بہت مفید ہے، اس کے گوشت کے بھی بڑے فائدے ہیں۔ بکری کا دودھ پینا اور اس کا گوشت کھانا دونوں ہی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت ہے۔

عیدِ قربان پر کچھ بچے قربانی کے بکروں، بھیڑوں اور دیگر جانوروں کو گھماتے پھراتے ہیں تو انہیں حد سے زیادہ بھگاتے ہیں اور بعض دفعہ بڑی تکلیف دیتے ہیں۔

پیارے بچو! ان جانوروں کو اللہ پاک کی راہ میں قربان کرنا ہوتا ہے، انہیں کبھی تکلیف نہ دیں۔ اللہ پاک ہمیں جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

(18) شبِ براءت

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السّلام آئے اور کہا: هٰذِهٖ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِن النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ كَلْبٍ یعنی یہ نصف (یعنی Half) شعبان کی رات ہے اور اللہ پاک اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، 2/73، حدیث: 11)

"بنی کلب" عرب کا ایک خاندان تھا جو بہت زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ جس رات کا حدیث میں ذکر ہوا اسے شبِ براءت (یعنی دوزخ سے چھٹکارا پانے کی رات) کہتے ہیں۔

پیارے بچّو! یہ رات بہت ہی اہم رات ہے، اس رات میں اللہ پاک کی خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے، اس رات میں بہت سارے لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، یہ نامۂ اعمال تبدیل ہونے کی رات ہے، اس رات آئندہ سال میں مرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ اس رات میں دعائیں قبول ہوتیں اور گناہ مٹائے جاتے ہیں اسی لئے اس مبارک رات کو لَیْلَۃُ الْاِجَابَۃ اور لَیْلَۃُ التَّکْفِیْر بھی کہا جاتا ہے۔

اچھے بچّو! آپ بھی اس رات میں نہا کر اچھے صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور اس رات میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ ذکر و نعت میں اپنے ابو، بڑے بھائی یا کسی سرپرست کے ساتھ شریک ہوں اور جتنا ہو سکے یہ رات عبادت، تلاوت اور ذکر و دُرود میں گزاریں۔ یوں اس مقدّس رات کی برکتیں نصیب ہونگی۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم

اللہ پاک سے دعا ہے کہ شبِ براءت میں ہمیں خوب عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

(19): فرشتوں کی عید

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شبِ براءت کے متعلق ارشاد فرمایا: یُفتحُ فِیھَا اَبْوَابُ السّماءِ وَاَبْوَابُ الرَّحمةِ ثلاثُ مِائةٍ یعنی اس رات میں آسمانوں اور رحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 51/72)

پیارے بچّو! "شب" کا معنی ہے رات اور "براءت" کا مطلب ہے چُھٹکارا اور آزادی، تو شبِ براءت کا معنٰی ہوا (جہنم سے) چُھٹکارا پانے کی رات۔ اسلامی مہینے شعبان شریف کی پندرہویں رات کو "شبِ براءت" کہا جاتا ہے۔

فرشتوں کی عید: منقول ہے کہ جیسے دنیا میں مسلمانوں کے لئے عیدُالفطر اور عیدُالاضحیٰ دو عید کے دن ہیں، اسی طرح آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عید کی ہیں۔ فرشتوں کی عیدَین کی راتیں یہ ہیں: پندرہ شعبان کی رات اور لیلۃُ القدر۔

(مکاشفۃ القلوب، ص303 ملخصاً)

شبِ براءت کے کئی نام ہیں، ان میں سے 10 نام اور ان کے معانی ہو سکے تو آپ بھی یاد کر لیجئے، فائدہ ہو گا اِن شآءَ اللہ۔

(1) لَیْلَۃُ الْمُبَارَکَۃِ (برکت والی رات) (2) لَیْلَۃُ الْبَرَاءَۃِ (نجات کی رات) (3) لَیْلَۃُ الصَّکِّ (دستاویز کی رات) (4) لَیْلَۃُ الرَّحْمَۃِ (رحمت کی رات) (5) لَیْلَۃُ التَّکْفِیْر (گناہ مٹائے جانے کی رات) (6) لَیْلَۃُ الْاِجَابَۃ (دعاؤں کی قبولیت کی رات) (7) لَیْلَۃُ الشَّفَاعَۃ (شفاعت کی رات) (8) لَیْلَۃُ التَّعْظِیْم (عزت و عظمت کی رات) (9) لَیْلَۃُ الْغُفْرَان (مغفرت کی رات) (10) لَیْلَۃُ عِیْدِ الْمَلَائِکَۃ (فرشتوں کی عید کی رات)۔

(مجموع رسائل لملا علی القاری، 3/41-ماذا فی شعبان، ص73 تا 75 ملتقطاً)

اللہ پاک شبِ براءت کے ان ناموں کے صدقے ہماری بے حساب بخشش فرمائے اور ہمیں اس رات کی خوب برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(20): بہترین لوگ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَشْرَافُ اُمَّتِی حَمَلَةُ الْقُرْاٰن یعنی قراٰن اٹھانے والے میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔

(معجم کبیر، 12/97، حدیث:12662)

مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قرآن اٹھانے والوں سے مراد قرآن کے حافظ ہیں یا اس کے محافظ ہیں یعنی حفاظ یا علمائے کرام کہ ان دونوں کے بڑے درجے ہیں۔ (دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 2/262)

قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی بہت ساری برکتیں ہیں، سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ قراٰنِ کریم حفظ کرنا اللہ و رسول کی رضا کا سبب ہے، حافظِ قراٰن کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہو گی، حافظِ قراٰن قیامت کے دن اپنے گھر والوں کی سفارش کرے گا۔



اچھے بچو! آپ کو بھی چاہئے کہ یہ برکتیں پانے کے لئے قراٰنِ کریم حفظ کریں، جو بچے پہلے سے ہی قراٰنِ کریم حفظ کر رہے ہیں ان کو چاہئے کہ اچھے انداز میں، دل لگا کر، خوب محنت سے حفظ کریں۔

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ کریم کی برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(21): آبِ زَم زَم

مکی مدنی مصطفےٰ حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

زَمْزَمُ لِمَا شُرِبَ لَهٗ

یعنی آبِ زَم زَم اسی مقصد کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے۔

(ابن ماجہ، 3/490، حدیث:3062)

آبِ زم زم مبارک پانی ہے، پیٹ بھرنے والا اور بیماریوں سے شفا دینے والا ہے، امام مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر تو اسے پیاس بجھانے کے لئے پیئے تو یہ پیاس بجھادے گا، اگر بھوک مٹانے کے لئے پیئے تو پیٹ بھر دے گا، اگر کوئی مریض صحت حاصل کرنے کے لئے پیئے تو اسے شفا ہو گی۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال، 4/316 ملخصًا)

لہٰذا اس برکت والے پانی کو جس بھی جائز مقصد کے لئے پیا جائے اسی میں نفع دے گا۔ اِن شآءَ اللہ

آبِ زَم زَم کی برکت سے زندگی مل گئی:

مکۂ مکرَّمہ میں کسی آدمی نے ستو کھائے، اس میں سوئی تھی جو اس کے حلق میں چُبھ گئی اور اس کی جان پر بَن گئی، جب اس مصیبت سے چھٹکارے کی نیت سے اسے آبِ زم زم پینے کا مشورہ دیا گیا تو آبِ زم زم پینے کی برکت سے وہ صحت یاب ہو گیا۔

(شفاء الغرام، 1/255 ملخصًا)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پیئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص254)

www.dawateislami.net

اس پانی کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں غِذا کی سی صلاحیت ہے، حدیث میں ہے: حضرت ابو ذر غِفاری رضی اللہ عنہ نے ظہورِ اسلام سے پہلے مہینا بھر صرف آبِ زمزم پیا مکہ میں پوشیدہ تھے کچھ کھانے کو نہ ملتا تنہا اس مبارک پانی نے کھانے پانی دونوں کا کام دیا اور بدن نہایت تر و تازہ اور فربہ ہو گیا۔

(فضائل دعا، ص122 ملخصًا، مسلم، ص1031، حدیث:6359)

پیارے بچّو! آبِ زَم زَم بہت ہی فضیلت اور عظمت والا پانی ہے، اس کی تعظیم (عزت) دو سبب سے ہے ایک یہ کہ اللہ کے نبی حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی ایڑی سے پیدا ہوا اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اس میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لُعاب (مبارک تھوک) ملا ہوا ہے، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار زم زم شریف پی کر باقی پانی کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/71 ملخصًا)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس پانی کا ادب و احترام کریں، جب بھی پئیں تو سیدھے ہاتھ سے، کھڑے ہو کر، قبلہ کی طرف منہ کر کے، تین سانس میں پئیں اور اسے ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ بہارِ شریعت میں ہے: آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا سنت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 16، 5/384)

اللہ پاک ہمیں مقدّس و برکت والی چیزوں کا ادب کرنے اور ان سے برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(22): مصافحہ کی سنّت

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

تَصَافَحُوا یعنی آپس میں مصافحہ کرو۔(مؤطاامام مالک،2/407،حدیث:1731)

سلام وملاقات کے وقت دونوں ہاتھ ملانے کو مصافحہ کہتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات اور سیرت سے ہمیں آپس میں پیار و محبت سے زندگی گزارنے کا درس ملتا ہے، آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم کرنے کا ایک ذریعہ مصافحہ بھی ہے۔

مصافحہ کرنے سے رب کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (دیکھئے: معجم اوسط، 5/379، حدیث:7672) بغض و کینہ ختم ہوتا ہے۔(موطاامام مالک،2/407،حدیث:1731) گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔(دیکھئے:مشکاۃ المصابیح،2/169،حدیث:4679) صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان ملاقات کے وقت مصافحہ کیا کرتے تھے (دیکھئے:مراٰۃ المناجیح،6/355) اور سب سے پہلے یمن سے آئے ہوئے صحابۂ کرام نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مصافحہ کیا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی تعریف فرمائی۔(دیکھئے:ابوداؤد،4/453،حدیث:5213)

پیارے بچو! آپ بھی اس سنت پر عمل کیجئے اور ملاقات کے وقت "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہنے کے ساتھ ساتھ مصافحہ بھی کریں، بعض بچّے صرف ایک ہاتھ ملاتے ہیں یا صرف انگلیاں ہی ملاتے ہیں، سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے ہوئے ہتھیلیاں آپس میں مل جائیں اور ہاتھوں میں کوئی چیز کپڑا (قلم، کاغذ، چابی) وغیرہ نہ ہو۔(دیکھئے:ردالمحتار،9/629)

اللہ پاک ہمیں مصافحہ کی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

(23): مسواک کے فوائد و برکات

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَسَوَّکُوا یعنی مسواک کو لازم کرلو۔(ابن ماجہ، 1/186، حدیث:289)

پیارے بچو! ہمارے پیارے دینِ اسلام میں صفائی ستھرائی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے یہاں تک کہ ایک حدیث میں صفائی کو نصف ایمان فرمایا گیا ہے۔(مسلم، ص 115، حدیث:534) ہمارا پیارا دین نظافت و ستھرائی کے ہر پہلو پر بھی ہماری تربیت کرتا ہے، اسی طرح منہ کی صفائی کے لئے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے قول و فعل سے مسواک کرنے کا حکم دیا۔

صفائی و ستھرائی کے علاوہ بھی مسواک کے بہت سے فائدے ہیں، مسواک اللہ و رسول کی رضا اور خوشنودی کا سبب ہے، وضو سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے، وضو سے پہلے مسواک کرنے سے نمازوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، مسواک سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے، مسواک منہ اور دانتوں کی صفائی کا ذریعہ ہے، مسواک معدے اور پیٹ کی کئی بیماریوں کے لئے شفا ہے، مسواک ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سنت ہے۔

پیارے بچّو! آپ بھی اس سنت پر عمل کیجئے اور مسواک کرنے کا معمول بنالیجئے۔ بالخصوص صبح اٹھنے کے بعد اور رات سونے سے پہلے اور وضو سے پہلے مسواک کیجئے، سنت پر عمل کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ منہ اور دانتوں کی صفائی بھی ہوجاتی ہے اور یوں بہت سی بیماریوں سے حفاظت بھی ملتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

(24): پانی پینے کے آداب

ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَائِمًا یعنی تم میں سے کوئی بھی کھڑے ہو کر پانی ہر گز نہ پیئے۔(مسلم، ص862، حدیث: 5279)

پانی کو عربی زبان میں "مَاءٌ" کہتے ہیں یہ لفظ قراٰن پاک میں کئی بار آیا ہے۔

پیارے بچّو! پانی ہمارے جسم کی اہم ضرورت کو پورا کرتا ہے اور اس کے بہت سارے فائدے بھی ہیں۔ جن بچّوں کی پانی پینے کی عادت نہیں ہے یا بہت ہی کم پیتے ہیں انہیں چاہئے کہ پانی پیا کریں۔

لیکن! پانی کیسے پینا ہے اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے:

پانی روشنی میں دیکھ کر، بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر، تین سانس میں، سیدھے ہاتھ سے، بیٹھ کر پینا چاہئے۔ہاں آب زمزم کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی کھڑے ہو کر پیا ہے۔ ہمارے لئے سب سے بڑے راہنما پیارے پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں انہوں نے فرمایا کہ پانی بیٹھ کر پینا ہے تو ہم بیٹھ کر ہی پئیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

اچھے بچّو! پانی کی قدر کرنی چاہئے اور اسے ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ بعض بچے پانی پینے کے بعد تھوڑا سا پانی گلاس میں چھوڑ دیتے ہیں یا گرا کر ضائع کر دیتے ہیں ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ پانی یا کسی بھی صحیح چیز کو بے کار اور ضائع کرنا بہت بری بات ہے، قراٰنِ کریم میں اس سے منع کیا گیا ہے۔(پ15، بنی اسرآئیل:26)

اللہ پاک ہمیں سنّت کے مطابق پینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

(25): سب سے پہلے چھینک کس کو آئی؟

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ یعنی اللہ پاک چھینک کو پسند فرماتا ہے۔(بخاری4/162، حدیث:6223)

چھینک کو عربی زبان میں اَلْعَطْسَۃُ بھی کہتے ہیں۔

پیارے بچّو! چھینک اچھی چیز ہے، چھینک سے دماغ صاف اور طبیعت فریش ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السّلام کو چھینک آئی اس پر آپ علیہ السّلام نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھا، اللہ پاک نے فرمایا: میں نے تمہیں اپنی حمد (یعنی تعریف) کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔(تفسیر خازن، 1/43 ملخصًا)

پیارے بچو! جب چھینک آئے تو ان باتوں کا خیال رکھئے: (1) منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھیں (2) سر نیچا کر لیں (3) کوشش کریں کہ آواز کم سے کم آئے کیونکہ چھینک میں آواز بلند کرنا اچھی بات نہیں۔ (4) چھینکتے ہوئے یہ بھی خیال رکھیں کہ آپ کے منہ یا ناک کے چھینٹے کسی دوسرے پر نہ گریں۔ (5) چھینک آنے کے بعد اَلْحَمْدُ لله یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن کہیں۔ (6) اگر کسی اور کو چھینک آئے اور وہ کہے تو آپ سُن کر يَرْحَمُكَ الله کہیں۔

دانتوں کی حفاظت:

جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مراٰۃ المناجیح، 6/316)

اللہ پاک ہمیں چھینک کے آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

www.dawateislami.net

(26): پیدل کی سواری

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ یعنی جوتے بکثرت استعمال کرو کیونکہ بندہ جب تک جوتے پہن کر رکھتا ہے سوار کی طرح ہوتا ہے۔

(مسلم، ص894، حدیث:5494)

پیارے بچّو! جوتے / چپل پہننا اچّھی عادت ہے اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت ہے، جوتے پہننے کے بہت سارے فائدے ہیں: جوتے پہننے سے ہمارے پاؤں گندے نہیں ہوتے، ہمارے پاؤں کانٹے وغیرہ لگنے سے محفوظ رہتے ہیں، سردیوں میں پاؤں کی حفاظت کرنے اور گرمیوں میں دُھوپ میں چلنے کے لئے جوتے کافی مددگار ہوتے ہیں۔

اس حدیثِ پاک کے دوسرے حصے میں بتایا گیا ہے کہ جوتے پہننے والا سوار شخص کی طرح ہے یعنی جس طرح سوار کم تھکتا ہے، اسی طرح جوتے / چپل پہننے والا بھی کم تھکتا ہے۔

کچھ بچّے بغیر چپلیں پہنے باہر گلی میں نکل جاتے ہیں جو کہ اچّھی عادت نہیں ہے اس طرح پاؤں گندے ہوسکتے ہیں، کوئی پتھر یا کانٹا وغیرہ لگنے سے پاؤں زخمی بھی ہوسکتے ہیں لہٰذا گھر میں اور باہر اکثر جوتے پہن کر رکھیں ہاں جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں کہ یہ ہمارے پیارے نبی کی سنّت ہے۔ (ابوداؤد، 4/95، حدیث:4138 ماخوذاً)

جب جب جوتے پہنیں بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر، جھاڑ کر، پہلے سیدھا پاؤں سیدھے

جوتے / چپل میں پھر اُلٹا پاؤں اُلٹے جوتے میں ڈالیں اور جب اُتاریں تو پہلے اُلٹا پھر سیدھا جوتا اتاریں کہ یہ سنّت ہے، سنّت پر عمل کرنے میں بڑی ہی برکت ہے۔ حضرت علامہ ابنِ جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ہمیشہ جُوتا پہنتے وقت سیدھے پاؤں سے اور اُتارتے وقت اُلٹے پاؤں سے شروع کرے وہ تلّی (تلی پیٹ میں الٹی طرف، معدے کی پشت پر، بیضوی شکل کا ایک بہت بڑا غُدود جس کا تعلق دورانِ خون (خون کی سرکولیشن) اور نظامِ ہضم سے ہے۔ (فیروزاللغات، ص406) کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔ (حیاۃ الحیوان، 2/289)

بعض بچّے گھروں میں کھیل کود کرتے ہوئے کھلونے اور چپلیں وغیرہ اُچھالتے ہیں اور ایک دوسرے کو مارتے ہیں۔ یہ اچھے بچّوں کا کام نہیں، اس طرح کئی جوتے اُلٹے بھی ہو جاتے ہوں گے جبکہ اُلٹے جوتے کے متعلق حکم ہے کہ جو دیکھے وہ سیدھا کر دے ورنہ تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ جوتا الٹا دیکھ کر اس کو سیدھا نہ کرنا تنگ دستی کے اسباب میں سے ہے اور اگر رات بھر جوتا الٹا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے، اُلٹا جوتا شیطان کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور، 601، 602 ملخصًا) کسی بھی رنگ کے جوتے / چپل پہننا جائز ہے لیکن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کالا جُوتا غم اور پیلا جوتا خوشی لاتا ہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، 3/97 ماخوذاً)

اللہ پاک ہمیں جوتے / چپل پہننے کے فوائد و آداب پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(27):واش روم کی احتیاطیں

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْخَلَاءِ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهٖ

یعنی میں تمہارے لئے والد کی حیثیت رکھتا ہوں، تمہیں سکھاتا ہوں کہ جب بیت الخلاء (یعنی واش روم) جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ اور نہ ہی سیدھے ہاتھ سے اِستنجا کرو۔[1]

پیارے بچو! حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے لئے ایک باپ کی طرح ہیں کہ جس طرح والد اپنے بچوں کی ہر حوالے سے تربیت کرتا ہے، انہیں رہن سہن کے طور طریقے بتاتا ہے، اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں دین و دنیا کی باتیں سکھاتے ہیں۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں قراٰن، نماز، وضو، صفائی ستھرائی، والدین کی عزّت، بڑوں کا ادب و احترام سکھایا اور ہماری ہر طرح سے تربیت فرمائی ہے، یہاں تک کہ استنجا کی احتیاطیں بھی سکھائی ہیں۔ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس فرمان سے ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے کہ

☆ جب واش روم جائیں تو استنجاء کرتے وقت اور اسی طرح کپڑے وغیرہ تبدیل کرتے اور نہاتے وقت اس بات کا لازمی خیال رکھیں کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہر گز نہ ہو۔

☆ اپنے گھر کے علاوہ بھی کہیں جائیں تو خانہ کعبہ کی سمت کا معلوم کر لیں اور استنجاء وغیرہ کرتے وقت خیال رکھیں۔

---

(1)۔:نسائی، ص15، حدیث:40

☆ استنجا کرنے کے لئے سیدھا ہاتھ استعمال نہ کریں۔

☆ واش روم جانے کی دعا بھی یاد کریں اور واش جانے سے پہلے پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ

یعنی یا اللہ! میں ناپاک جِنّوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[2]

☆ اور جب باہر آجائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَذۡهَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ

یعنی سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے راحت بخشی۔[3]

☆ یاد رہے یہ دعائیں واش روم سے باہر پڑھنی ہیں، اندر جا کر اس طرح کی کوئی دعا یا مقدس کلمات ہر گز نہ پڑھیں۔

اللہ پاک ہمیں احادیث مبارکہ پڑھ کر، سمجھ کر، عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(2)۔: بخاری، 1/83، حدیث: 142

(3)۔: ابن ماجہ، 1/193، حدیث: 301

شان و عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(28): اپنے رب کو دیکھا

اللہ کریم کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: رَاَیْتُ رَبِّی یعنی میں نے اپنے رب کو دیکھا۔(مسند احمد، 1/622، حدیث:2634)

اس پوری کائنات میں جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار صرف ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہی کیا، اور کسی نے نہ تو کیا ہے اور نہ ہی کر سکتا ہے، یہ آپ کا ایک عظیم معجزہ ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اللہ پاک نے آپ کو رات کے تھوڑے سے حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کرائی، پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنّت اور دوزخ کو بھی دیکھا، اپنی جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار بھی کیا۔ اسی رات اللہ پاک نے مسلمانوں کے لئے 5 فرض نمازوں کا تحفہ بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرمایا۔

یہ واقعہ رجبُ المرجب کے مہینے کی ستائیسویں رات کو پیش آیا۔

اسی لئے اس رات کو شب معراج (یعنی معراج کی رات) کہا جاتا ہے، 27 رجب کو مسلمان مسجدوں میں محفلیں اور اجتماعات کرتے ہیں، جن میں علمائے کرام، امام صاحبان نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واقعۂ معراج، اس کی حکمتیں اور دیگر فضائل و کمالات بیان کرتے ہیں اور اس رات مساجد میں نوافل، تلاوتِ قراٰن، ذِکر و درود اور

دیگر عبادات کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

اچّھے بچّو ! ہو سکے تو آپ بھی اس رات کے اہتمام کے لئے غسل کریں، صاف ستھرے کپڑے پہنیں، اپنے ابو یا کسی سرپرست کے ساتھ مسجد میں جائیں، جتنا ہو سکے نوافل، تلاوت اور دیگر ذکر و اذکار میں مصروف رہیں۔ بہت ساری نیکیاں ملیں گی اور اس مبارک رات کی برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ پاک ہم سب کو اس برکت والی رات میں خوب عبادت کرنے اور اپنے رب کو راضی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



(29): پیارے نبی کی محبت

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے بچّوں کو تین اچھی باتیں سکھاؤ (ان میں سے ایک یہ ہے): حُبِّ نَبِیِّکُمْ یعنی اپنے نبی کی محبت (سکھاؤ)۔

(جامع صغیر، ص25، حدیث: 311 ملتقطاً)

اس حدیثِ پاک میں بچّوں کو پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سکھانے کا فرمایا گیا ہے۔

پیارے بچّو! رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت بہت بڑی دولت ہے، یہ عظیم دولت ہر کسی کو نہیں ملتی، محبتِ رسول کا حکم اللہ پاک نے دیا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرنے والوں کی اللہ پاک نے تعریف فرمائی اور ان کو کامیاب لوگ فرمایا، محبتِ رسول جنّت حاصل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

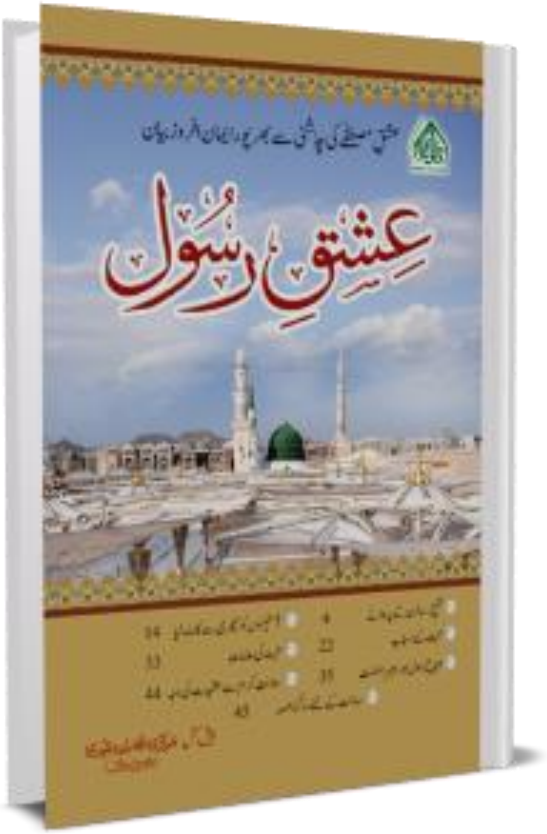
صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وضو کرتے تو صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم وضو کا پانی نیچے نہیں گرنے دیتے بلکہ اپنے ہاتھوں میں لیتے اور چہروں پر مَل لیتے، حضور جس کام سے منع فرماتے اس سے رُک جاتے، جس کام کا حکم دیتے اس پر عمل کرتے۔

پیارے بچّو! جس سے محبت اور پیار ہوتا ہے اس کی بات مانی جاتی ہے، اس کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کریں، ان کی سنّتوں پر عمل کریں، اُن کی سیرتِ پاک کی کتابیں پڑھیں، اپنے امّی ابّو، بڑے بھائی یا گھر میں جو جاننے والا ہو اس سے معلومات لیں، مسجد میں نمازِ جمعہ

کے بعد ہونے والے درود و سلام میں شرکت کریں، جشنِ ولادت کے جلوس میں ابو یا بڑے بھائی کے ساتھ شرکت کریں، مدنی چینل دیکھیں اور درودِ پاک کی کثرت کریں اس سے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میں اضافہ ہو گا۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



(30): محبت رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تقاضے

آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(ترمذی،4/309،حدیث:2678)

پیارے بچو! ہمارا ایمان رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ صحابۂ کرام بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت محبت کیا کرتے تھے بعض کی محبت کی کیفیت یہ تھی کہ ان کے لئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جدائی کا صدمہ ناقابلِ برداشت ہوتا تھا۔

تفسیر خزائن العرفان صفحہ 160 پر ہے: صحابیِ رسول حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے ایک دن حضور علیہ السّلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، بہت غمگین حالت تھی چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا تو حضور علیہ السّلام نے پوچھا: آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا: نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بس یہی وجہ ہے کہ جب آپ سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کر سکوں گا، آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں ہو گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ

الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا(۶۹)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔(پ5، النسآء:69)

یوں حضرت ثوبان رضی اللہُ عنہ کو تسلی دی گئی کہ جو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا وہ جنت میں حضور علیہ السّلام کے ساتھ ہو گا۔

پیارے بچّو! ہمیں حضور علیہ السّلام سے محبت کا اجر بھی ملے گا، بروزِ قیامت حضور کی شفاعت بھی ملی گی اور اللہ کی رحمت سے رسولُ اللہ کا ساتھ بھی ملے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اس کے لئے ہمیں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا محبتِ رسول کا یہی تقاضا ہے۔ چنانچہ:

☆نمازوں کی پابندی کرنا☆والدین کی خدمت کرنا☆بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنا☆قراٰنِ پاک پڑھنا☆احادیثِ مبارکہ پڑھنا☆دینی معلومات حاصل کرتے رہنا☆ہمیشہ سچ بولنا☆نیکیاں کرتے رہنا اور محبتِ رسول میں اپنی زبان کو ذکر و درود سے تَر رکھنا یہ سب رسول سے محبت کے تقاضوں میں شامل ہے۔

شروع میں لکھی ہوئی حدیثِ مبارک پر عمل کی نیت سے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میں ان نیک اعمال پر عمل کیجئے اور جنت میں رسولُ اللہ کے پڑوسی بن جایئے۔

اللہ پاک ہمیں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی محبت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(31): آخری نبی اور آخری امت

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ یعنی میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔

(ابن ماجہ، 4/404، حدیث:4077)

اللہ پاک نے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے بھیجا ان کو "نبی" کہتے ہیں۔ (کتاب العقائد، ص15)

پیارے بچّو! انبیائے کرام علیہمُ السّلام کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السّلام سے شروع ہوا۔ پھر آخر میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا میں بھیجا گیا۔

پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے آخری نبی ہیں اور عربی میں "خاتم النّبیّین" آخری نبی کو کہتے ہیں۔ قراٰن پاک میں بھی آپ کو "خاتم النّبیّین" فرمایا گیا ہے۔

ذکر کی گئی حدیث کے علاوہ اور بہت ساری احادیث میں بھی یہی بات آئی ہے، نیز صحابۂ کرام اور تابعینِ عظام کا بھی یہی نظریہ اور عقیدہ ہے۔

پیارے بچو! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد کرلیں اور اپنے دل میں بٹھالیں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آیا ہے، نہ آئے گا اور نہ ہی آسکتا ہے، قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آئیں گے لیکن وہ نئے نبی نہیں ہوں گے بلکہ وہ تو پہلے سے اللہ کے نبی ہیں، ان کو تو اللہ پاک نے آسمانوں پر زندہ اٹھالیا تھا، وہ اپنی بقیہ زندگی پوری کریں گے اور حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دین کی ہی دعوت دیں گے۔

اللہ پاک ہم سب کو اپنے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سچی پکی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فضائل و آداب

(32):شانِ صحابہ

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَکْرِمُوا اَصْحَابِی فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ یعنی میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تمہارے بہترین (لوگ) ہیں۔

(شرح السنہ، 5/23، حدیث:2246)

صحابی کا معنی ہے دوست، ساتھی جبکہ شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حُضُورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھے یا صحبت میں حاضر ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو۔(مراٰۃ المناجیح، 8/334 ملخصًا)

صحابۂ کرام کے فضائل و کمالات بہت زیادہ ہیں، ہم یہ سوچیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، ان کے رات دن کو دیکھا، اپنا تَن مَن دَھن (یعنی جسم و جان اور مال) سب نبیِّ پاک پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے، نبیِّ پاک کی مبارک زبان سے نکلنے والے الفاظ سنے اور ان پر عمل کیا، کتنے خوش قسمت لوگ تھے وہ کہ ہر صبح حضور کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے تھے۔

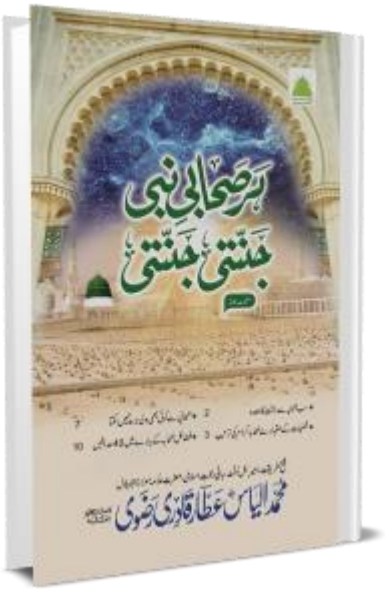
صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دِید ہوتی تھی

صحابہ نے حضورِ انور کی صحبت پائی، حضور سے علم حاصل کیا، حضور کے جمال (مبارک چہرے) پر ایک نظر وہ کام کرتی ہے جو عمر بھر کے چلّے خلوتیں عبادتیں نہیں کر سکتیں کوئی اس جیسا نہیں ہو سکتا۔(مراٰۃ المناجیح، 8/340 ملخصًا)

اچّھے بچّو! صحابۂ کرام کے ذریعے ہی ہمیں قراٰن ملا، دین ملا تو جو لوگ اتنے عظیم رتبے پر فائز ہیں، ان کی عزت و تعظیم ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے۔ کبھی بھی ان کی شان میں کوئی ایسی بات نہ کہی جائے جو ان کی شان کے لائق نہ ہو، ہمیں خود بھی ان کی بے ادبی سے بچنا چاہئے اور جو لوگ صحابۂ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں ان کے قریب بھی نہیں جانا چاہئے۔

تمام صحابہ یقینی طور پر جنتی ہیں، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بذاتِ خود ان کے جنتی ہونے کا بیان فرمایا ہے اور اللہ پاک نے ان کے ساتھ بھلائی (اچھائی) کا وعدہ فرمایا ہے۔ تو جن ہستیوں کے اتنے زیادہ فضائل ہیں ان کی ہمیں عزت کرنی چاہئے، ان کی شان میں گستاخی سے بچنا چاہئے، جب بھی ان کا ذکر کریں تو اچّھے الفاظ میں ہی کریں۔

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی



اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام کی عزت و تکریم کرتے رہنے اور بے ادبی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(33): اللہ کے پیارے

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ یعنی جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔(بخاری،4/248،حدیث:6502)

پیارے بچّو! ولی کا مطلب ہے دوست، اللہ پاک کے پیارے، پسندیدہ انسان کو بھی ولی کہتے ہیں۔ ولی سے بغض اور دشمنی رکھنے والے سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے۔

اللہ پاک کے نیک بندوں اور ولیوں کی زیارت کرنا، ان کے پاس بیٹھنا اور ان سے محبت کرنا، دین و دنیا کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ حضرت مکحول دمشقی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جو اللہ پاک کے ولی سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء،5/204)

ہم کو سارے اولیا سے پیار ہے
اِن شآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اللہ پاک ہمیں غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ اور دوسرے اولیائے کرام سے سچی پکی محبت رکھنے، ان کی تعظیم کرنے اور دشمنی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(34):عالِم کی شان

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَکْرِمُوا الْعُلَمَاءَ یعنی عُلما کی عزت کرو۔(کنزالعمال،جز10،5/65،حدیث:28760)

پیارے بچّو!عالِمِ دین کی بہت فضیلت ہے، ایک عالم میں بہت ساری خوبیاں ہوتی ہیں جیسے اس کے پاس بہت سارا علم ہوتا ہے، اللہ پاک کا خوف رکھنے والا اور اللہ پاک کا نیک بندہ ہوتا ہے۔ عُلما قیامت کے دن شفاعت (یعنی سفارش) کریں گے۔

حضرت عَمرو بن قیس رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس جب کوئی عالِمِ دین تشریف لاتے تو آپ دوزانو بیٹھ جاتے (یعنی عالِمِ دین کا ادب کرتے) اور کہتے: اللہ پاک نے جو علم آپ کو عطا فرمایا وہ مجھے بھی سکھا دیجئے۔(حلیۃ الاولیاء،5/117)

اچّھے بچّو!شروع میں لکھی ہوئی حدیثِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے آپ بھی عُلما کی عزت کیا کریں، ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آئیں،جب وہ تشریف لائیں تو احترام کرتے ہوئے کھڑے ہو جائیں،ان کے آگے نہ چلیں، اگر آپ کسی عالِمِ دین کے ساتھ کھانے میں شریک ہیں تو ان سے پہلے کھانا شروع نہ کریں،اِن شآءَ اللہ آپ کو ثواب ملے گا اور اللہ پاک راضی ہو گا۔

اللہ پاک ہمیں علمائے کرام کا ادب و احترام کرنے اور بے ادبی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(35):والدہ کے ساتھ حسنِ سلوک کیجئے

ایک شخص نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِی قَالَ: أُمُّكَ یعنی لوگوں میں سے میرے حسنِ سلوک کا زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تیری ماں۔(بخاری،4/93،حدیث:5971)

پیارے بچو! ماں وہ ہستی ہے جو اپنے بچوں کے لئے بغیر کسی دنیاوی لالچ کے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے، ماں کی خدمت اور اس کے ساتھ بھلائی اور اچھا سلوک کرنے سے اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم راضی ہوتے ہیں، ماں کی دعا اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

اگر کوئی اپنی والدہ کی نافرمانی کرے اور اس کا دل دکھنے کی صورت میں ماں نے بد دعا دی تو وہ بھی قبول ہوتی ہے۔ بعض بچے اپنی امّی کی بات نہیں مانتے، ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے، اپنی امّی جان سے بات کرتے ہوئے بد تمیزی والا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ جبکہ یہی بچے اپنے دوستوں کے ساتھ بہت خوش رہتے ہیں، دوسرے لوگوں کے ساتھ بڑے اچھے انداز میں بات کرتے اور جواب دیتے ہیں، ایسے بچوں کو اس حدیثِ پاک پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ لوگوں میں سے سب زیادہ اچھے سلوک کی حقدار ماں ہوتی ہے۔

چنانچہ بچوں کو چاہئے کہ اپنی امی کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آئیں، وہ جو کام کہیں فوراً کر دیا کریں، جو چیز کھانے سے منع کریں اس سے باز آئیں، ہو سکے تو روزانہ امی کے پاؤں دبائیں اور ہاتھ بھی چوما کریں۔ یوں ہمیشہ اپنی والدہ کی خدمت کرتے رہیں اور حسنِ سلوک سے پیش آئیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنی والدہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

(36): جنّت کا دروازہ

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یعنی والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے۔

(ابن ماجہ، 4/186، حدیث: 3663)

پیارے بچو! والد (Father) وہ عظیم ہستی ہے جس کی اہمیت و فضیلت بہت زیادہ ہے، اس حدیثِ پاک میں والد کو جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ کہا گیا ہے، یعنی سب سے بہترین اور اعلیٰ دروازہ، مطلب یہ کہ والد کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے اور والد کی اطاعت کے سبب بندہ جنت کے اعلیٰ درجات کو حاصل کرلیتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/664، تحت الحدیث: 4928)

والد کی رضا اللہ کی رضا ہے، والد کی فرماں برداری کرنے سے رب راضی ہوتا ہے، والد کی خدمت کرنے سے ثواب ملتا ہے، والد کو خوش کرنے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے، والد کے حقوق ادا نہ کرنے والا اور بے ادبی کرنے والا بد نصیب ہے کہ ایسا شخص بعض اوقات دنیا میں بھی رسوا ہو جاتا ہے۔ اپنے ابو کی بات نہ ماننے، ان کی بے ادبی کرنے اور ان سے بدتمیزی والا رویہ اختیار کرنے والے کو کوئی بھی اچھا بچہ نہیں کہتا۔

اچھے بچو! اپنے ابو کی عزت کیجئے، ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آیئے، وہ جس بھی جائز کام کا حکم دیں فوراً کیجئے، اگر وہ کسی کام سے منع کریں تو وہ کام مت کیجئے، یقیناً اس میں آپ ہی کے لئے بہتری ہو گی۔ ان کا ادب اور تعظیم کیجئے، ان سے آہستہ آواز میں بات کیجئے، اسکول جاتے آتے یا دن میں ایک، دو بار اپنے ابو جان کے ہاتھ چومئے۔

اللہ پاک ہمیں اپنے والد کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

(37): بڑوں کی عزت کیجئے

مکی مدنی آقا، حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا

یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔(ترمذی،3/369،حدیث:1926)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس طرح کی احادیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمت یا ہماری ملت سے نہیں۔(دیکھئے: مراٰۃ المناجیح،6/560)

پیارے بچو! ہمارا پیارا دین، دینِ اسلام ہماری ہر پہلو پر تربیت کرتا ہے اور معاشرے میں لوگوں کے ساتھ ہمارا انداز و رویہ کیسا ہونا چاہئے؟ اس بارے میں بھی ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اس کی عزت کی جائے، اسے اچھے الفاظ کے ساتھ پکارا جائے وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا آپ کو بھی چاہئے کہ جو آپ سے علم یا عمر میں بڑے ہوں ان کی عزت کریں، اچھے انداز و الفاظ کے ساتھ ان کو پکاریں اور ان کی بے ادبی نہ کریں۔ اور جو بچے عمر میں آپ سے چھوٹے ہیں حدیثِ پاک پر عمل کرتے ہوئے ان کے ساتھ شفقت اور پیار و محبت سے پیش آئیں، بلاوجہ ان کو ڈرانے، مارنے اور دھمکانے سے پرہیز کریں۔

اللہ پاک ہمیں احادیثِ مبارکہ پڑھ کر ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

(38): مہمان کی عزت کرو

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَن قَرَیَ الضَّیفَ دَخَلَ الجَنَّۃَ یعنی جو مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ جنّت میں داخل ہو گا۔

(معجم کبیر، 12/106، رقم:12692)

پیارے بچّو! مہمان اللہ پاک کی رحمت ہوتے ہیں، مہمان کے آنے سے برکت ہوتی ہے، مہمان نوازی کرنا فضیلت والا کام ہے، مہمان نوازی کرنے سے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے، مہمان نوازی کرنا سنّتِ مبارکہ ہے، مہمان نوازی کرنے سے جنّت ملتی ہے، مہمان نوازی کرنے والوں کی اللہ پاک نے بھی تعریف فرمائی اور جنتی لباس کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام بہت مہمان نواز تھے اسی وجہ سے آپ علیہ السّلام کو اَبُوالضَّیفان (یعنی بہت زیادہ مہمان نوازی کرنے والا) کہا جاتا ہے۔

(موسوعہ ابن ابی الدنیا، 8/461، حدیث:7)

اچّھے بچّو! آپ بھی اپنے گھر میں آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کر سکتے ہیں، اس طرح کہ کوئی چیز باہر سے لانی ہو، برتن رکھنے یا اٹھانے ہوں تو اس میں اپنے گھر والوں کا ساتھ دیجئے۔

بچّو! آپ کو چاہئے کہ جب مہمان آئیں تو ان سے اچھے انداز میں سلام کریں، اپنے ابُّو اور امّی سے مہمان کے سامنے رکھی ہوئی کھانے پینے والی چیزوں کا مطالبہ نہ کریں اور نہ ہی ضد کر کے ان کو تنگ کریں۔

اللہ پاک ہمیں مہمانوں کا احترام کرنے اور خوب مہمان نوازی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اچھی عادات

اور

بُری عادات

(39): نرمی اپنایئے، اللہ کے پیارے بن جایئے

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ یعنی اللہ پاک نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

(بخاری، 4/379، حدیث:6927)

نرمی اختیار کرنا یعنی ایک دوسرے کے ساتھ شفقت، مہربانی، اطمینان اور اچھے انداز سے پیش آنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے، جس انسان میں نرمی پائی جاتی ہے اس کی طبیعت اور کردار میں نکھار آجاتا ہے، ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ہر کسی سے نرمی فرماتے تھے، آپ کی اس صفت کے متعلق قراٰنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:159)

بعض بچوں کی طبیعت میں سختی پائی جاتی ہے، کسی کی بات جلد نہیں مانتے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرتے، تُو تڑاق اور لڑائی جھگڑے پر اتر آتے ہیں، ایسے بچوں کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا، کوئی ایسوں کو دوست نہیں بناتا، ایسے بچے اکیلے ہی رہ جاتے ہیں۔

اچھے بچو! آپ کو بھی چاہئے کہ نرمی اپنائیں، اپنے دوستوں، بھائی بہنوں، والدین اور دیگر افراد کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، اگر کوئی آپ کے خلاف بات کر دے تو بھی ان کے ساتھ اچھا رویہ اپنایئے اور اللہ و رسول کے پسندیدہ بن جایئے۔

اللہ پاک ہمیں اپنے پسندیدہ اعمال کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(40): صبر و شکر

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ

یعنی (دنیاوی اعتبار سے) اپنے سے کم مرتبہ لوگوں کو دیکھو۔

(مسلم، ص1211، حدیث:7430)

پیارے بچّو! دنیا میں ہر طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں، بیمار اور تندرست، خوش حال اور تنگ دست، امیر اور غریب، یہ سب اللہ پاک کی تقسیم کاری ہے جس کو جیسے چاہے رکھے۔

ایک مرتبہ اللہ کے نیک بندے شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس پہننے کے لئے جوتے نہ تھے تو تھوڑا غم زدہ ہوگئے۔ اللہ پاک کی قدرت کہ اسی وقت ان کی نظر ایسے شخص پر پڑی جس کے دونوں پاؤں ہی نہ تھے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور جوتے نہ ہونے پر صبر کیا۔ (حرص، ص178 ماخوذاً)

اچھے بچّو! کسی کے پاس اچھے کپڑے، پسندیدہ کھلونے یا کوئی کھانے پینے کی چیز دیکھ کر مایوس ہونے کے بجائے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ایسے بچے بھی ہیں جن کے پاس کھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں، پہننے کے لئے کپڑے نہیں ہیں، ہمارے ابو نے جو ہمیں لے کر دیا ہے اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے، آپ کو پتا ہے کہ شکر کرنے سے ہمارا رب خوش ہوتا اور مزید نعمتیں بھی عطا فرماتا ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(41): جلدی مت کیجئے

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ“ یعنی جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی، 3/407، حدیث: 2019)

عربی زبان میں جلد بازی کو ”اُمُّ النَّدَامَةِ“ یعنی ندامت (شرمندگی) کی ماں (Mother of regret) بھی کہا جاتا ہے۔

پیارے بچّو! صبح سے شام تک ہم بہت سارے کام کرتے ہیں جیسے ناشتہ، اسکول کی تیاری، ہوم ورک، دُکان سے چیز خریدنا وغیرہ، کئی کاموں میں ہم جلد بازی بھی کرتے ہیں، اس طرح کام تو ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات کچھ کمی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے بعد میں افسوس ہوتا ہے۔ جیسے کسی بچے نے اگر امتحان میں سوالات جلدی جلدی حل کئے تاکہ وہ سب سے پہلے امتحانی کمرے سے باہر آجائے (جیسا کہ کئی بچوں کی یہ عادت ہوتی ہے) تو ہو سکتا ہے جلدی میں کوئی سوال چھوٹ گیا ہو یا جواب ادھورا رہ گیا ہو جو بعد میں یاد آیا ہو، لیکن اب پچھتاوے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

”یعنی اب افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں“

اچّھے بچّو! یاد رکھیں کہ جلد بازی اچّھی عادت نہیں ہے۔ ہمیں اپنے کاموں، مثلاً ہوم ورک کرنے، اسکول یا مدرسے جانے کے لئے تیار ہونے، کھانے پینے، نماز پڑھنے، تلاوتِ قراٰن کرنے، امتحان دینے وغیرہ وغیرہ کاموں میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ہاں البتہ کچھ کاموں میں جلدی بھی کرنی چاہئے مثلاً والدین یا استاد صاحب بلائیں تو فوراً جانا چاہئے، نماز کا وقت ہو جائے تو جلدی سے نماز کی تیار کرنی چاہئے۔

اللہ پاک ہمیں جلد بازی اور اس کے نقصانات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

(42): بدشگونی کچھ نہیں

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا طِیَرَۃَ، وَلَا صَفَرَ یعنی بدشگونی اور صفر (کا مہینا) کچھ نہیں ہے۔ (بخاری، 4/24، حدیث: 5707 ملتقطاً)

کسی چیز، شخص، کام، آواز یا وقت کو اپنے حق میں بُرا سمجھنا بدشگونی کہلاتا ہے۔ (بدشگونی، ص10)

بعض لوگ صفر کے مہینے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اس لئے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: صفر کچھ نہیں۔ یعنی اس مہینے میں کوئی ایسی نحوست، مصیبت اور بیماری وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات (فارسی)، 3/664 مفہوماً)

یہ مہینا بھی دیگر اسلامی مہینوں کی طرح بہت ہی بابرکت ہے، اسی مہینے میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ کا نکاح مولا علی رضی اللہ عنہ سے کیا، اس مبارک مہینے میں اللہ پاک کے کئی نیک بندوں کا عرس بھی ہے اور بھی دیگر کئی اہم اور نیک کام اسی مہینے میں ہوئے ہیں۔

بعض لوگ اس مہینے میں سفر نہیں کرتے، شادیاں نہیں کرتے، اسی طرح اگر کسی کے سامنے سے کالی بلی گزر کر راستہ کاٹ دے تو سمجھتے ہیں آج کا دن اچھا نہیں گزرے گا وغیرہ وغیرہ یہ سب بدشگونی کی مثالیں ہیں۔

اچھے بچّو! اس طرح کی سوچ رکھنا بالکل بھی درست نہیں ہے۔ ہمارا پیارا دینِ اسلام بدشگونی سے منع کرتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ کوئی بھی وقت، چیز، کام وغیرہ ہمارے لئے منحوس نہیں ہے بلکہ سب چیزیں اللہ پاک کی پیدا کی ہوئی ہیں۔

اللہ پاک ہمیں بدشگونی اور دیگر گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

(43): لڑائی جھگڑا

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

"اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ"

یعنی اللہ پاک کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑا کرنے والا ہو۔(بخاری،2/130،حدیث:2457)

پیارے بچّو! لڑائی جھگڑا کرنے کے بہت سارے دینی اور دنیوی نقصانات ہیں مثلاً لڑائی جھگڑا کرنے سے آپس کی دوستی ختم ہو سکتی ہے، لڑائی جھگڑے سے فساد کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہے، جھگڑالو بچّے کو کوئی بھی اچھا بچّہ نہیں کہتا، اس کے ساتھ رہنا کوئی پسند نہیں کرتا اور لڑائی جھگڑا کرنا اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے۔

بعض بچّے بات بات پر لڑنے جھگڑنے اور مار پیٹ پر اُتر آتے ہیں۔ گھر میں بھائی بہنوں سے چھوٹی چھوٹی باتوں پر، کھانے پینے اور دیگر چیزوں پر مار دھاڑ کرتے ہیں۔

اچّھے بچّو! اس طرح بات بات پر لڑنا جھگڑنا، مار پیٹ کرنا اچھے بچّوں کا کام نہیں ہے بلکہ اچھے بچّوں کو تو چاہئے کہ صلح اور مُعاف کرنے کو اختیار کریں۔ اگر دوسرے بچے نے آپ سے جھگڑنے والی کوئی بات کر بھی دی تو جھگڑا کرنے کے بجائے دَرْگُزر سے کام لیں یا اپنے امّی ابّو کو اچھے انداز میں بتادیں مگر انداز شکایت والا نہ ہو۔

اللہ پاک ہمیں لڑائی جھگڑوں سے بچنے اور درگزر سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

(44): جھوٹ بولنے سے بچئے

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک فرمان میں یہ بھی ہے: اِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ یعنی جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔

(بخاری، 4/125، حدیث:6094)

پیارے بچّو! سچ کے اُلٹ کو جُھوٹ کہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا گناہ ہے، جھوٹ بولنا منافِق کی علامت ہے، جھوٹ بولنے سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں، جھوٹے پر اللہ پاک کی لعنت ہے، جھوٹ بولنے والے کی کوئی عزت نہیں کرتا، ایک جھوٹ چھپانے کے لئے بہت سارے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں، جھوٹ بولنے والے کی بات کا کوئی یقین نہیں کرتا، سامنے والے کو جب پتا چلے گا کہ اس کے ساتھ جھوٹ بولا گیا ہے تو اس کا دل دکھ سکتا اور حق تلفی بھی ہو سکتی ہے۔

بعض بچّے بات بات پر جھوٹ بول دیتے ہیں، مثلاً امّی جان نے صبح اسکول یا مدرسے جانے کے لئے اٹھایا تو آگے سے بہانا بناتے ہوئے کہتے ہیں: طبیعت خراب ہے۔ دوسرے بچّے کی کوئی چیز چھپالی پوچھنے پر کہا: میرے پاس نہیں ہے۔ کسی کو مار کر اپنے گھر آگئے اور جب اس کی امّی آئی تو کہا کہ میں نے تو نہیں مارا وغیرہ وغیرہ۔

اچھے بچّو! سچے بنیں اچھے بنیں، ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنائیں گے تو آپ کو کوئی نقصان نہیں ہو گا، کیونکہ "سانچ کو آنچ نہیں" یعنی سچ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ پاک ہمیں جھوٹ سے بچتے رہنے اور سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(45): چُغلی

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَایَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنّت میں داخل نہ ہو گا۔(بخاری،4/115،حدیث:6056)

کسی کی بات نقصان پہنچانے کے اِرادے سے دُوسروں کو بتانا چُغلی ہے۔

(عمدۃ القاری،2/594،تحت الحدیث:216)

پیارے بچّو! کسی کی چغلی لگانا اچھی بات نہیں ہے، چغلی گناہ اور اپنے پیارے اللہ پاک کو ناراض کرنے والا کام ہے، چغل خور فساد ڈالنے والا ہوتا ہے، چغلی عذابِ قبر کا سبب ہے، چغل خور اللہ پاک کے نزدیک بدترین لوگ ہیں، چغل خور دوستوں میں جدائی ڈالتا ہے۔ بعض بچّوں میں بھی چغلی کی عادت پائی جاتی ہے اور وہ بات بات پر اپنے بہن بھائیوں کی امّی ابّو سے اور اسکول میں دوسرے بچّوں کی ٹیچر سے چغلی لگاتے رہتے ہیں کہ بڑے بھائی نے بہن کو مارا ہے، اس نے آج اسکول میں سبق نہیں سنایا اور ٹیچر نے اس کو ڈانٹا بھی ہے، دو بچّے آپس میں بات کر رہے ہوتے ہیں تیسرا بچہ کان لگا کر سنتا ہے اور ان کی باتیں دوسروں کو بتاتا ہے اس طرح کی اور بہت ساری باتیں ہیں جن میں بچّے اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کی چغلی کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک لڑکی کا انتقال ہو گیا، اسے دفن کرنے کے بعد اس لڑکی کے بھائی کو یاد آیا کہ اس کی رقم کی تھیلی تو قبر میں گر گئی جب بھائی نے واپس جا کر قبر کھولی اور جھانک کر دیکھا تو قبر میں آگ بھڑک رہی تھی، اس نے گھر آکر اپنی امی سے پوچھا کہ میری بہن کے عمل کیسے تھے؟ امی نے بتایا کہ تمہاری بہن کی عادت تھی کہ وہ پڑوسیوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی اور چغل خوری کرتی تھی۔(مکاشفۃ القلوب، ص71 ملخصًا)

اللہ پاک ہمیں چُغلی اور دیگر گناہ والے کاموں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(46): غیبت نہ کرو

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ یعنی مسلمانوں کی غیبت نہ کرو۔ (ابوداؤد، 4/354، حدیث: 4880)

کسی شخص کے پوشیدہ عیب (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر کرنا/ ہونا پسند نہ کرتا ہو) اُس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا غیبت کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/532)

پیارے بچو! غیبت کرنا بُری عادت اور گناہ کا کام ہے، غیبت کے بہت سارے دینی اور دنیاوی نقصانات بھی ہیں۔ جس کی غیبت کی جائے تو پتا چلنے پر اس کا دل بھی دُکھتا ہے، غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا، غیبت کرنا اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی ہے۔ غیبت کرنے والے کی نیکیاں اُس شخص کو دے دی جاتی ہیں جس کی غیبت کی ہوتی ہے۔ آپ اگر بچپن سے ہی غیبت جیسے گناہ سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو بڑے ہو کر غیبت کے ساتھ ساتھ دیگر گناہوں سے بچنا اور نیکیاں کرنا آسان ہو جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

پیارے بچو! کبھی بھی کسی کی غیبت نہ کریں، غیبت کرنا گندے بچوں کا کام ہے۔ عام طور پر بچّے جو غیبت کرتے ہیں اس کی چند مثالیں ہمارے پیارے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے اپنی کتاب میں لکھی ہیں، مثلاً: * اس نے میری ٹافی چھین کر کھالی * وہ گندا بچّہ ہے * امّی کے پاس میری چُغلیاں لگاتا ہے * ہر وَقت اُس کی ناک بہتی رہتی ہے * روز روز پنسل گُما دیتا ہے * ٹیچر نے کل اس کو "مرغا" بنایا تھا * اُس دن اَبّو کی جیب سے پیسے چُرا لئے تھے * اُس دن امّی نے اُس کی خوب پٹائی لگائی تھی وغیرہ وغیرہ۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص55، 56 ملخصًا)

اللہ پاک ہمیں غیبت اور دیگر گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

(47):جنت کی گارنٹی

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ یَکْفُلُ لِیْ اَنْ لَا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا، وَاَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ یعنی جو لوگوں سے کچھ نہ مانگنے کی ضمانت (گارنٹی) دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔(ابوداؤد،2/170،حدیث:1643)

اپنی ضرورت کی اشیاء ہر کسی سے مانگتے رہنا اچھی بات نہیں ہے، دیکھنے والے افراد ایسے بچوں کو اچھا نہیں سمجھتے، کثرت سے سوال کرنے (مانگنے) والے کو اللہ پاک بھی پسند نہیں فرماتا۔

بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر کسی سے مختلف چیزیں مانگتے رہتے ہیں مثلاً کسی بچے کو کوئی چیز کھاتے دیکھا تو مانگ لی، اسکول میں پین ریزر وغیرہ مانگ لیا، گھر میں آئے ہوئے مہمان سے پیسے مانگ لئے۔

پیارے بچّو! ایسے بچوں کو کوئی بھی اچھا بچہ نہیں کہتا۔ کسی سے بلاوجہ کھانے پینے کی یا استعمال کی چیزیں مانگنا اور بار بار مانگتے رہنا اچھی عادت نہیں، ایسے بچّوں کی نظر ہر وقت دوسروں پر ہوتی ہے اسی بنا پر وہ کسی اجنبی سے بھی چیز لے کر کھالیتے ہیں بعض اوقات اس میں کچھ ملا ہوا ہوتا ہے جس سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔

اچّھے بچّو! آپ اس طرح لوگوں سے چیزیں نہ مانگئے اور نہ ہی کسی اجنبی کی دی ہوئی کوئی چیز کھایئے، بلکہ جو آپ کے اَبُّو اَمّی نے آپ کو دیا ہے وہی کھایئے اسی پر صبر کیجئے اور اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے اگر پھر بھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو اپنے اَمّی اَبُّو سے مانگئے۔

اللہ پاک ہمیں لوگوں سے مانگنے والی عادت سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

(48): گالی دینا گناہ ہے

ہمارے پیارے اور آخری نبی جناب محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ“ یعنی مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔(مسلم، ص54، حدیث:221)

ہر وہ کام جو اللہ پاک کے حکم کے خلاف ہو اسے گناہ کہتے ہیں۔(احیاء العلوم، 4/20)

ہمارا پیارا دین ہمیں ہر اُس بات سے روکتا ہے جو کسی مسلمان کا دل دُکھانے کا سبب بنتی ہو، مسلمان کو گالی دینے میں جہاں دیگر کئی خرابیاں ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ جس کو گالی دی جائے اس کا دل دُکھتا ہے اور گالی دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

پیارے بچّو! گالی دینے اور بُری باتیں کرنے والے سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، گالی گلوچ کرنا بہت بُری بات ہے، گالی دینے کی وجہ سے لڑائی بھی ہو سکتی ہے، دوستی بھی ختم ہو سکتی ہے، رشتے داروں کا آپس میں ملنا اور بات چیت کرنا بھی ختم ہو سکتا ہے، گالی دینے والے سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور اسے اچھا بچّہ نہیں سمجھتے۔

اچّھے بچّوں کی ایک پہچان یہ ہے کہ ان کی کوئی چیز اسکول سے چوری ہو جائے، کوئی ان کے خلاف بات کر دے، ان سے بدتمیزی کرے یا بچّوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے انہیں کوئی بات اچھی نہ لگے تو بھی اچّھے بچّے گالی گلوچ اور بری بات نہیں کرتے۔

اللہ پاک ہمیں گالی گلوچ اور دیگر گناہ کے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(49): حسد

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا تَحَاسَدُوْا یعنی آپس میں حسد نہ کرو۔ (بخاری، 4/117، حدیث: 6066)

کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے ختم ہو جانے کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، "حَسَد" ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، 1/600، 601)

پیارے بچّو! حَسَد کرنا بہت بڑا گناہ ہے، حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے، حسد سے آپس کی محبت ختم ہو جاتی ہے، حسد کرنے والے کا سکون بھی برباد ہو جاتا ہے، وہ ہر وقت اپنے مخالف کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے مختلف طریقے سوچتا رہے گا، یوں اسے ذہنی سکون نصیب نہیں ہو گا، پہلا گناہ حسد ہی تھا اور یہ شیطان نے کیا تھا، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حَسَد ایسا مرض ہے جس کو لاحق ہو جائے ہلاک (برباد) کر دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 19/420)

اچّھے بچّو! کبھی کسی سے حسد نہ کریں، کسی بچے کے پاس سائیکل، کھلونے، اچھے کپڑے یا کوئی سی بھی چیز ہو تو کبھی بھی یہ خواہش نہ کریں کہ وہ اس سے چھن کر آپ کو ملے، بلکہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ویسی ہی نعمتیں آپ کو بھی ملیں تو اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ اللہ پاک آپ کو بھی ویسی نعمتیں عطا فرمائے اور یہ ذہن بنائیں کہ اللہ پاک نے جس کو جس حال پر رکھا ہے ٹھیک رکھا ہے۔

اللہ پاک ہمیں حسد اور دیگر گناہوں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

(50): جھگڑالو

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ یعنی اللہ پاک کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زِیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، 4/469، حدیث:7188)

پیارے بچو! یہ حدیث جَوامِعُ الکَلِم میں سے ہے یعنی وہ حدیث جس کے الفاظ کم اور معنی و مفہوم زیادہ ہوں ایسی حدیث کو جوامعُ الکلم کہا جاتا ہے۔

اس حدیثِ پاک میں جھگڑا کرنے والوں کی مذمت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا۔

لڑائی جھگڑا کرنا اچھی عادت نہیں ہے، بات بات پر جھگڑا کرنے والے بچوں کو لوگ پسند نہیں کرتے، اچھے بچے ان سے دوستی نہیں کرتے، ایسے بچے اپنی پڑھائی بھی اچھے طریقے سے نہیں کر پاتے۔

اچھے بچو! آپ کو بھی چاہئے کہ شروع میں لکھی ہوئی حدیثِ پاک میں بیان کی گئی وعید سے بچتے ہوئے بات بات پر لڑائی جھگڑا نہ کریں، نرمی، شفقت اور مہربانی سے پیش آئیں، معافی اور درگزر سے کام لیں اور اللہ کے پسندیدہ بندے بن کر جنت کے حقدار بنیں۔ ایسے کام کریں جن سے اللہ پاک خوش ہو اور ثواب جمع ہو جیسے درود شریف پڑھتے رہیں، والدین کی خدمت کریں، بڑوں کی بات مانیں، ہمیشہ سچی بات کریں وغیرہ۔ اور ایسے کاموں سے بچیں جن سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے مثلاً نماز نہ پڑھنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گالی گلوچ کرنا۔ اللہ پاک ہمیں اپنا پسندیدہ بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور سات زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، سندھی، گجراتی اور بنگالی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔

+92313-1139278

